بسم الله الرحمن الرحیم

الہی حمد تیری کس کی مقدور — تو ہر شی سی قریب اور سب سی دور

سو اتری کچھ میں کیا نہ ہوگا — نظر آتا ہی تجہ بن ہی سو دھوکا

مگر یک مظہر نور الہی — کہ گنجینۂ اسرار شاہی

محمد نام پاک اوس ذات کا ہی — کہ جسکی نور سی عالم بنا ہی

وہ قصر وحدت اوسکی اصل بنیان — ابو بکر و عمر عثمان علی جان

معین اوس وجود پاک کی ہین — سبھی یہ مظہر لولاک کی ہین

وہ سایہ حق کا اور یہ اسکی سایہ — تو ہر چہار قصر پر پایہ بپایہ

پس از حمد خدا و نعت مختار — میرا بی درد کوئی سن دل سی یار

سنو ٹک دوستو احوال میرا — کہ دردی دوا نی مجھ کو گھیرا

کہ یک مولا کی تہی ہم عبد مجبور — ہر یک چون مرغ [illegible] مجبور

بکون کام — کہ من کیا جا کے ... حضرت

جو میری حکم مین مجھکو تا — ما تو جیسمین تیری ...

کرتا او سیر ہوں قایم بلا ریب — تو شی مجہ سے ہے تو عالم الغیب

یہ فرمایا کہ تیرا حوصلا کب — اجو تجھ ... ڈالا ...

یہ اتنا ہی کہ مجھکو یاد رکھنا — تیری توحید سے دل شاد رکھنا

مگر تو پانچ وقت اس رات دن مین — کھڑا ہو دست بستہ اوس وطن مین

کیا کیجیو حضور دل سے زاری — کفایت ہے یہی طاعت تمہاری

کبھی ہر بعد ماہ یا کہ سالی — دیا ہے سو اوس سے کچھ نکالی

برس مین ایک مہینے ہمکو کر یاد — تو کہا بنیاد ... کیجیو برباد

کہا مینے کہ ای صاحب میری جان — تیری اکرام پر ہوں قربان

یہ کیا ہے کہ تو مجھ سے جدا ہی — مجھے مین کہاؤں پیئوں یہ کیا وفا ہی

تیری بن ہو گہ کیا اور پاس کس کے — شبونکو بندگی الفت ہی ایسے

کہا مولانے بخشا مین لیکن — نہ کہا یا کر مہینے کے بہلا دن

مصرہ ور مجاہر رہے ہے

کری یا آنسکار اور فقر کا

جو کہیں نزدش آ... بعد ...

رہی نغ جو تو بدہ لی کہ ملن ... ملی

جو بیچی حر کو یا تو خریدی لداوے چنلی مین زن مو کسو کے

جراکا مباح اوسکو جو بیچی کنہ بکران وہ سمیتے

جو جاندی رہیو نسے لے زیادہ ربا ہی یہ بی کسن ای مرد سلوہ

اگر درہم سے لی سو نا ادل بر کبیرہ ہی بحکم ان پیغمبر

بوقت جمعہ بیع او ربیع دم کے کری یا باکی ہو لی اور دوالی

جماع حایضہ مثل کہانت نجومین کے ہرگز کرا طاعت

کبیرہ ترک جمعہ اور جماعت حدود الہ مین کرنے شفاعت

نکرنا حج کعبہ بعد مسیر کری لعنت کے ہے شیے بر جو تکبیر

تو ناحق ظلم کا ... مست کر اگر اغنیا ... کا منظر

کریا

امانت حافظوں کی نزد | رہا وہ ودیعہ ہی

مشابہ انکی جو ہی سو کبیر | بیرم ہووے اصرار صغیر

تو انکو یاد کہنا اپنی جی مین | نہ غافل ہو کی پڑجانا عجیے مین

یہ سن رہین نو رو یا کوک سے مار | ہوا ہین زندگی سے اپنی بیزار

وہ یک بار رحیمین ہوہین سخمن | رلاوہ پہلک وہان عیار پرفن

مین غافل اتنی ہوشیاری مجہی ہے | نہ پہنچی گرد میری یہ بلا سب

بچو لگا ان گناہو سے مین کیونکر | لگی کیونکر نہ نابینا کو ٹہوکر

مری اندر ہوا و حرص بڑہی | ہمیشہ حرص نفس اور خو بخود ہے

مجہی ایک موتی مولانی دیا تہا | نگہبانی کا حکم اوسکی کیا تہا

نہ کچہ روز ازل تہا انکا تکرار | فقط قالو بلی کا تہا ایک اقرار

کہا لی جہل تو دیوانہ ہوا ہی | کسیکو کچہ بہی بی محنت ملا ہے

جو چاہے کہ مین مولا کی رسائی | تو کر اپنی خودی کو دور بہائی

سب ان عصیان تو محفوظ رہنا | [illegible] مین محفوظ رہنا

جو چاہے

جو چاہے نور ایمان کے خیر | نکریو ع عصیاں کی کبھی سیر

میں اپنا سر دھنا اور خوب رویا | زمیں کیا تخم کلفت کا یہ بویا

کہاں میں اور کہاں یہ حسن اعمال | دیا میں اپنے [illegible] کو آب خجال

غرض کچھ بن نہ آئی میں پکارا | کہ یا مختار حق میں [illegible] را

شفیع المذنبیں محبوب سبحان | مری اعمال میں یک حرف عصیان

کوئی کچھ نہیں مری بضاعت | ذرا کی واسطہ کرنی شفاعت

کہا جا ہو سکی تجھ سے نہ کچھ | پر ایک توحید انہوں نے نہ دیجی

اگر نادان تجھ سے معصیت ہو | علاج اسکا بتا دیتا ہوں تجکو

ندامت سے کر استغفار توبہ | زبان پر رکھنا تو ہر بار توبہ

یہ توبہ مصقل عصیاں کا ہے | تیری سب رنج کی کامل دوا ہی

بڑا ہو گو کہ عصیان اور کبیرہ | وہ توبہ سے نا چیز اور صغیرہ

کیا میں عرض ای مختار سرکار | بڑا احسان ہو مجھ پر زدہ بار

یہ میں اپنی طبیعت پہچانتا ہوں | تغافل اپنی کو پہچانتا ہوں

شفاعت سے خاک کو نسبت کہاں ہے — کدورت تو مری خلقت میں ہے
میں نا مقدور سب باتیں کرونگا — پڑیگا مجھ پہ جو کچھ دکھ سہونگا
عمل صالح کروں توبہ ہر روز — دکھائی گو کرونگا آہ جانسوز
[illegible] جو کرتے ہو بچا لے — کروں کیا میں غم عقبی بڑی
کہاں سے لاؤں میں توبہ نصوحا — یہ مشکل کام ہو کب مجھ سے ہوگا
نہیں تو تا مجھی اپنا بھروسا — مگر تم قول دو مجکو خدا کا
تو ہو جاوے تسلی دل کی فی الحال — یہ کٹ جائیں مری سب جیکی جنجال
کرو تم عہد مجھ سے با خلیلا — نہ چھوڑوں حشر میں تجکو اکیلا
کہا تو بی ظلوما اور جہولا — کہیں میں ہو یہ تیرا غم نہ بہولا
اگر ہے عہد سے میری تسلی — تو میری بات سنیے مت کر تولی
تو مجکو کثرت صلوۃ رکھنا — محبت میری جیکے ساتھ رکھنا
شفاعت کا تری ہوں میں ضامن — محمد تیرا بظاہر ہے با طن
اکیلا تجکو محشر میں نہ چھوڑوں — کہاں ہوں تجکے تیری زنجیر توڑوں

قدم ہرگز نہ جنت میں رکھوں گا | تجھے جب تک میں ساتھ اپنے نہ لوں گا
وہ جس دن بھائی تجھ سے باپ بھائی | کروں اوس روز میں تیری رہائی
تیری سب عضو جب مدعی ہوں | کہیں [illegible] کی ہزار دہان
مخالف تیرا جس دم دست پا ہوں | پیدا وہاں تیرا حاجت روا ہو
میں یہ سنتی ہے بولا کہ ہوشیار | کیا سب غم سے مجکو تمنے آزاد
رہائی میری کیسے صورت ہی تہی | و الا نہ مجکو بہر مشکل پڑی تہی
رسول اللہ یا خیر البرایا | خدا مجہ پر کیی منت تیرا سایا
وصل اللہ ربی کل حین | علی ہذا النبی خیر الامین
ہر لحظہ ہر ساعت ہر دم | علیک اللہ صلی رب سلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں حمد کیا تیری یا ذوالجلال — کہ ہی ذات عالی تیری لازوال

نہیں تیرا ثانی کوئی دوسرا — مددگار ہے کون تیری سوا

تیری یہیں فدای میری بی نیاز — تو ہی ہم غریبونکا ای کارساز

ولی کو ہی دیتا کرامات تو — نگہبان ہی سب کا دن رات تو

جہاں تک جہانمیں ہے شاہ و وزیر — یہ سب تیری در کے ہین حقیر

تیری کیوں نہ فرمانمیں ہوں ای کریم — کہ ہی نام تیرا غفور الرحیم

اگر اپنی دلمین کرین کچہ قیاس — تو ہی یا الہی تو شہ رگ کی پاس

قال اللہ تعلی ونحن اقرب الیہ من حبل الورید

تیرا نور ہی فرش سے عرش تک — تیری نور کے ہر جگہ ہے چمک

الہی تو ہی وارث ہی جہان — تو جبہی چھوڑ کر کوئی جاوے کہان

عزیزی کہ از درگہش سر بتافت — بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

[illegible]

کہان سے ہم لائی ایسی زبان — پیغمبر کے جو وصف کیجے بیان

ہمارا پیغمبر ہمارا رسول — جناب الہی کا پیارا رسول

ہے سب انبیاؤں کا ہی پیشوا — شفیع از دو عالم حبیب خدا

خدا مبتلا ہی اسی نام کا — وسیلہ یہی خاص اور عام کا

لکہا جس جگہ ہو محمد کا نام — ملین ہم تو آنکہین وہان صبح شام

عزیزو یہ وہ ہی رسول کریم — کہ ہی جسکا عاشق غفور الرحیم

قسم ہے کہ یہ حق کا محبوب ہے — سبہی کا وسیلہ بہت خوب ہے

خدا سے یہی ہمکو بخشاویگا — یہی ہمکو جنت مین لیجاویگا

پہرا جو کہ اوس سے خدا سے پہرا — مقرر جہنم مین جا کر گرا

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

جہان تک ہوئی فعل قول رسول — دلا اس کو تمنے کیجو قبول

قال اللہ تعالے قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول

خدا ہی یہ کہتا ہمیں دیکھ لو — میری اور نبی کے اطاعت کرو

محمد کے پیارے وہی شکر خدا — کہ ایسے نبی کا وسیلہ ملا

ہوا ہی یہ فیض حقکے درکا سے — بچایا ہمیں شرک کے راہ سے

سنو دین دار و میرے قیل وقال — کرو مومنیں یہ کافروں سے سوال

اری کافرو مشرکو مان لو — ذرا اپنی خالق کو پہچان لو

نہ آویگا کچھ بت پرستی سی ہاتہ — لگاؤ انہی تم لات پر جاکے لات

خدا نی تو ہی تمکو پیدا کیا — کہو لات عزا نین کیا کیا کیا

(11)

اری بی شعورو یہ کیا طور ہے — بڑا ہی ستم ہی بڑا جور ہے

یہ کس کام کا ہی تمہارا کلام — کہ تم ہی تو مسجد میں جاکر مدام

ذرا بیوقوفو خدا سی ڈرو — اری پتھروں کو نہ سجدہ کرو

جھکاتی ہو سنگو نکی جانیکو سر — ہمیں کس لئے منع کرتے ہو پر

یہی ہے پہر اوسے بیقین کا جواب — کہ سن کہول کان خانہ خراب

سمجھتے ہین مسجد کو ہم جائی پاک — وہانکی زمین پاک ہے اور خاک

یہی ساری زمین ہے وہ فاضلترین — کہ ہی سجدہ کا اس لئے بی یقین

نہین ہمنے سنکو انکو سجدہ کیا — کہ ہی دل ہمارا بسوے خدا

خدای ہمارا تو معبود ہے — کہ ساتہ اپنی ہر آن موجود ہے

بہلا اوس خدای کو کیون بہاکیتے — زمین آسمان جسنے پیدا کیے

قوله تعالى ففروا الى الله انى لكم نذير مبين

خدا تو کہی بہاک میری طرف — اور اوس سے تو بہاکی ارے ناخلف

کہین بیوفا توڑ زنار کو — ارے اس پیغمبر کے سرکار کو

ارے بی یقین دیکہ پچتاویگا — پیغمبر سے پہر کر کہان جاویگا

پہر اجو نبی سے ہوا وہ خراب — جہنم کا ہی اوسکی خاطر عذاب

نبی کے عدو کا ٹہکانا کہان — جلی کا جہنم مین وہ بدگمان

ہماری نبی نے یہی کہدیا — کہ جو میری کلمہ کو پڑلے ذرا

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال لا اله الا الله دخل الجنة

کہ جنت مین جاویگا وہ بیحساب — نہووےگا دوزخکا اوسپر عذاب

اري شرک کو چہوڑ دو مشرکو — جہنم کی آتش سے دیکھو ڈرو

قوله تعالی ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون

ذلک لمن یشاء ومن یشرک بالله فقد افتری اثما عظیما

خدا نی یہی کہدیا دیکہ لو — کہ ہرگز نہ بخشونگا مین شرک کو

سوا اوسکی بخشونگا سارے گناہ — مگر شرک کو مین نہ بخشونگا گاہ

کرو تم نہ اوسکا کسیکو شریک — کہ ہی وہ خدا وحدہ لا شریک

جلا اپنی پوتہی کو اي برہمن — اوٹھاتا ہی کیوں کہ یہ مصیبت کٹھن

یہ ٹیکا یہ قشقا ہی کس کام کا — نہین ہی یہ سبب تیری آرام کا

کرو اب یہی توبہ تو میرا کریم — تمہین بخشدیوی کہ ہی وہ رحیم

تیری لات عزا تو ہین ذلیل — بنی گے یہ کیا خاک تیری دلیل

قوله تعالی قل انما انا بشر مثلکم

النَّارُ وَعَدَهَا اللّٰہُ الَّذِینَ کَفَرُوا وَبِئسَ المَصِیر
یَا اَیُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاستَمِعُوا لَهٗ اِنَّ الَّذِینَ
تَدعُونَ مِن دُونِ اللّٰہِ لَن یَّخلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ
جتَمَعُوا لَهٗ وَاِن یَّسلُبهُمُ الذُّبَابُ شَیئًا
لَا یَستَنقِذُوہُ مِنهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالمَطلُوب

خدا نے کہا تہا کہ میرے نبی — ذرا ابتو لوگون سے کہدی یہی
نہ پوجو بتونکو ڈرو نار سے — بچو شرک سے ایسے آزار سے
جو سمجھو تو تم سے بہی بہتر ہین یہہ — نہ پوجو انہین تم کہ بہتر ہین یہہ
بُری ہین یہہ کچھ نے بنائی نہین — کبھی ایک مکھی بنائی نہین
نہین چہین سکتے یہہ خانہ خراب — اگر اونکا لیجاوے بہی کچہہ ذباب
یہہ مطلوب طالب ہین دونو ضعیف — نہایت ہی عاجز نہایت نحیف
اری مشرکو دیکھو پچہتاؤ گے — بہت ہی قیامت مین گہبراؤ گے
کہین باز آؤ تم اس جور سے — رہائی نہو گی کسی طور سے

یہ پوجا توں کی نہ آوینگی کام | نہ کافر جلینگے مدام
کہیں چھوڑ دو تم توں کی یہ لاک | کہ یہی ہیں بری ہی وہ دوزخ کی آگ
کہو کیا جہنم کا کیا ہی عذاب | بھلا اوسکی آتش کے ہی کسکو تاب
یہ سن لو پیغمبر کے جو ہیں عدو | نہ نکلیں کے دوزخ سے وے تو کبھو
پیغمبر سے پھرنی کے ہی یہ سزا | جلاویگا دوزخ میں اونکو خدا

قوله تعالى ويقول الكافر يا ليتني كنت ترابا

پکارینگے کافر یہ ہو کر ہلاک | کہ ہو جاتے ای کاسکے ہم بھی خاک
یہ دولت ہے بس اونکی تقدیر کے | کہ ہونگی سکل اونکی خنزیر کے
اولٹ جاوینگی مشرکونکی یہ پاک | لگی کے بہت اونکی فرعونیں آگ
مزا شرک کا کہاوینگی یہ وہان | زمین توڑ ڈالی گی ہڈیاں وہان
طبیعت بہت اونکی کبرائی کے | عبادت نہ سورج کی کام آویگی

قوله تعالى لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذي خلقهن ان كنتم اياه تعبدون فان استكبروا

بڑی کا قدو بچہ خندہ [illegible] — نہ تم چاند سورج کو سجدہ کرو

دیا اونکو جب حق تعالی نے نور — اوسکی عبادت ہی سبکو ضرور

کہیں لگ چکا ہی انہیں بیشمار — بہلا اونکو کاہیکا ہی اختیار

مکان اونکا تمسے بہت دور ہے — یہ عاجز ہیں کیا اونکا مقدور ہے

یہیں پوجتے تو بجہائی آتش پرست — ہوائی تو کس واسطی اتنا مست

کری آگ کا تو جلانی کا کام — اوسی پوجتا ہی تو کیوں صبح و شام

ہوئی کیوں ہو احمق سمجہ سوجہ کر — بہلا لوکی دریا کو کیا پوج کر

قال الله تعالى له دعوة الحق والذين يدعون من دونه لا يستجيبون لهم بشيء الا كباسط كفيه الى الماء ليبلغ فاه وما هو ببالغه وما دعاء الكافرين الا في ضلال ولله يسجد

خدا جنکو اپنا خدا کی سوا — پکارتے ہیں پوجتی مدد کو [illegible]

مگر جیسی پانیکی جانیکو ہاتہ — کوئی کری دلمیں سمجہ لی یہ بات

(14)

اچہائی ہاے یہ موہنہ مین سے — سو یہ تو نکو کیسے طور سے

یہ فرماوی ہی میرا پروردگار — بھلا ہی کا فرونسے پکار

بہلا دو دلون سے تم اسطور کو — پکارو خدا کہکی مت اور کو

اوسیکو طرف کو رجوع تم کرو — جہنم کی آتش سے کچہہ تو ڈرو

بہلا ایسے حق کو ہو کیون چہوڑتی — عبث بیہودہ سے ہو سر جوڑتی

کری ہی ہو اسکا کہنا پذیر — کہ ہی وہ علی کل شیٔ قدیر

ذرا اپنی دلکو رکہو تھام کے — بہلا ہین یہ رب کیسے کام کے

ای نصرانیو تم خدا سے ڈرو — نہ عیسی کو بیٹا خدا کا کہو

گریبان مین موہنہ کو ڈالو ذرا — خدا نی ہی قرآن مین کیا کہا

قوله تعالی قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم
يولد ولم يكن له كفوا احد

خدا ایک ہے اور بڑی اوسکی شان — کہ اوسنے ہی پیدا کیا سب جہان

کسی سے نہ پیدا ہوا ہی وہ آپ — نہی وہ کسی شخص کا آپ باپ

ای مشرکو شرک ہی بد برا   سوا اس سے اچھی نہیں ہے

قوله تعالی وان یمسسك الله بضر فلا كاشف له
الا هو وان یمسسك بخیر فهو علی كل
شیء قدیر وهو القاهر فوق عباده

جو پہنچاوے حق تمکو سختی کا طور   چھوڑا وے سوا اوسکے پھر کون اور
اوسیکے تو ہے ہاتھ نفع و ضرر   کہ بس وہ تو قادر ہے ہر چیز پر
وہی ہے بصیر اور وہی ہے کریم   وہی ہے حکیم اور وہی ہے علیم
بھلا ایسے خالق کو چھوڑے ہے تو   عبث سر کو سنگ سے پھوڑے ہے تو
نہ بہکو رکھو دلکو تم تھام کے   بھلا ہیں یہ بت بھی کسی کام کے

قوله تعالی قل ارایتم ما تدعون من دون الله
ارونی ماذا خلقوا من الارض ام لهم شرك
فی السموت ایتونی بكتاب من قبل هذا
او اثارة من علم ان كنتم صدقین

...نے تو دم نو پیدا کیا ... یا

پکارو کی اپنی بتوں کو ہزار — سنیگی نہ یہ دیا پکار

عبس خاک ہو اتنی تم رو لیتے — بہلا سنگ بے جان کہاں بولتی

مسلماں کو نسبت جو کافر سے دی — جہنم میں کیونکر نہ پہر وہ جلی

یہ ثابت پرستوں نے مرا سوال — کہوں اہل اسلام کو کیا مجال

کہی ہی خدا چہوڑ واسطے کو — پکارو خدا کہیں مت اور کو

نہیں ہی کہی پر خدا نے یہ بات — کہ لیس تو ندا سے اوٹہا اپنی ہات

نہ بیٹا پکاری کبہو باپ کو — نہ بیٹی سے بولی پدر نیک خو

نہ نوکر آقا سے کری کچہہ کلام — نہ آقا کو اپنی پکاری غلام

بتا دو تو حق نے کہاں سے کہا — کہو تم نہ یہ یا رسول خدا

ملائک درود اسم حضرت سے جست — ہو اسطرح یا کا کہنا درست

جو حاضر ہو نزد رو برو کوئی یار — عبث ہی ندا ای ستودہ شعار

یہ آداب عظمت ہی اوسکی لیے — سمیع علیم جو خود کو کہی

منادی کے جواب سنیئے

یہ بھی [illegible] کا	ہو معتقد غیب سے زینہار
ولی اس زمانے میں اب کیا کون	بہت لوگ تاویل کرتے ہیں یون
سمجھ بوجھ کی اپنی باتیں بنا	کتابوں میں اسطرح سے لکھ دیا
بتا دو تو حضرت نے کہانسے کہا	کہو تم نہ یہ یا رسول خدا
کہ ہے غیب دانی کہا بار بار	کسے کو خدا کی کی تو مت پکار
حدیث اسطرح کی ہے ہیگی کوئی	کہ موہنہ سے نہ کہیو کبھو یا نبی
اگر تجھے یاد ہے کوئی بات	تو کس ڈھنگ سے کہی ارے نیکذات
خدا کے لیئے کچھ تو دکھلائیے	اگر ہم ہیں غافل تو سمجھائیے
بیچارہ یہ جاہل ہیں ہوتے خراب	بھلا انکا ہوگا کسپر عذاب
ہوئی جاتی ہے اب خلقت تباہ	خدا کے لیئے اب کرو ایک راہ
اس عقدہ کو اگر کہیں واکرو	اگر ہم ہیں جھوٹے تو جھوٹا کرو
نہیں رکھتے اب کوئی قصہ بیان	سنو اے عزیزو ندا کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب ثنا و حمد ہے سبحان کو | جسنے یہہ رتبا دیا انسان کو
کن کہے ہی میں خلق پیدا کری | پاک ہے تو اور بڑی قدرت تیری
جو کبھی منظور چاہا سو کیا | جو کہ چاہی سو کری تیری رضا
عرش و کرسی لوح قلم ارض و سما | چاند سورج اور بہشت دوزخ بنا
درخت اور دریا کئی بہت پہاڑ | اور فرشتہ آدمی جن بیشمار
وحوش و طیور مخلوقات سب | تیری قدرت سے بنی ہیں میرے رب
خاک سے پتلی کو کیا پیدا [illegible] | سب نبی اور اولیا اوس سے ہوی

نور سے حق نے محمد کو کیا | ہی شفیع المذنبین خیر الورا
شان اونکی ہیں کہے مولا یہی | لولاک لما خلقت الافلاک ہے
عشق سے حق نے کی ہیں مصطفی | اونکو نا کرتا نکچھ کرتا خدا

معراج ہین کے گفتگو نوی ہزار — اوس حبیب اپنی سی اپنی پروردگار

دین احمد کا ہر راہی مستقیم — سب مسلمانون کرو دلمین فہیم

چار یار حضرت نبی کے ہین ولی — ہین ابوبکر و عمر عثمان علی

اہلبیت حضرت کے اصحابی تمام — اور اوس گہرکی جو ہین لونڈی غلام

بہیج درود اور کر دعا سب کے سلام — الیٰ اولاد اصحاب اوپر خاص عام

دین کے روشن ہوی چارون امام — ہین امام اعظم و شافعی نیکنام

تیسری مالک ہے اونکو تم گنون — چوتہی کو حنبل سنو ای مومنون

سارہ اونکی دی ہوی کشمین قمر — دین احمد کے اونسے جلوہ گر

ہین ابو یوسف محمد نیکنام — دین کے عالم ہوی اونپر سلام

اور جتنی ہین نبی اور ہین ولی — ہین شہیدان اور عالم مولوی

اونکی برکت سے ایسے بخشے خدا — ہیر فریدالدین درگاہ کا گدا

مولوی عالم کا ہی درجہ بڑا — آپ فرماوی ہین پیغمبر خدا

وارث الانبیا کہین حضرت نبی — میری امت پر جو ہین عالم سبی

دین احمد کا جو بتلاوین سدا — آپ کی کرتی ہین جو حکم خدا

عالم اپنا

حضرت ابراہیم کو دینہار ہے	کس طرح رحمت شاہ اپنی نگہی
حضرت یونس کو ماہی سے بچا	کیا فضل اپنا کیا دیگر نزا
حضرت موسے کو دریا سے گذار	کیا غرق فرعون ڈوبایا نابکار
حضرت اسمٰعیل کو تجھی چھوڑی	دنبہ کو صدقہ کیا قدرت [illegible]
حضرت یوسف کو کوی سے نکال	شاہ مصر اونکو کیا صاحب کمال
یہ نبی ایوب کے کیڑو نکو ڈالی	ولیسا ہی پھر کر دیا حسن و جمال
حضرت ادریس کا مسئلہ یہ حال	زندہ کو جنت دی قدرت کا خیال
کافروں سے حضرت عیسے کو بچا	فلک چوتھی پر گئے حکم خدا
اور محمد کو بچایا غار سے	تو نہ ابو جہل اوس بدکار سے
جس طرح راحت شاہ پیغمبر کو ہا	سب مسلمانو پیغمبر ہور حضرت [illegible]
یہ فرید عاجز ہے مسکین اور غریب	بخشدی اوسکو خدا صدقہ حبیب
محتفر اسکو لیاقت کچھ علم	سارا جہیں ہی سنت رکھتا قدم
ان مگر صحبت میں علماؤں کی رہا	انہیں سے معنی یہ سب بتا
مضمون علماؤں کی ہی چہرہ ہے	ہو دین دنیا میں سدا وہ خوش ہے
صحبت علماؤں کی سے ہوں ولی	ایک حدیث ہیں لکھا حضرت علی

یا الٰہی

یا الٰہی سب کو یہ توفیق دیجیو　　صحبت علماؤں کی سمجھیں ہیں بیہ

نیکوں کی صحبت میں صاحب کیا　　حق نے ان کو بہشتی کر دیا

سن تو حضرت نوح کی بی بی کا حال　　صحبت بد تھا وہ دوزخ میں ڈال

بیٹا نکو بدکاروں کی صحبت بیٹھ کر　　نام تھا کنعان گیا دوزخ اندر

وتعز من تشاء وتذل من تشاء

عزت اور ذلت طرف ایک ہے تو　　چاہے سو چاہے خدا سب کی

چاہے جسکو عزت دیوے اب اللہ　　چاہے ذلت میں کرے جو مبتلا

حضرت نوح کی اور حضرت لوط کی　　بی بیاں اون دونوں کی کافر تھی

حکم اللہ کا نمانا انکی جان　　تھی نبی اور پر ملائی وی ایمان

اس سبب سے دوزخ کی ہوئیں اندر　　اے مسلمانوں کرو اس پر نظر

حکم اللہ کا سبھی لاؤ بجا　　کر محمد نام پر دل جان فدا

نور ہدی للمتقین الذین یؤمنون

متقی کا اب ذرا سنلو بیان　　سب مسلمانوں سے تو ان کری کہان

متقی کہتے ہیں اوسکو ای اخی　　پاک اور ناپاک کو جانے وہی

شرک سے اور کفر سے توبہ کرے　　فعل بدعت سے بہت بچتا رہے

مومنوں سے بہت رکھتا ہے پیار | کچھ منافق سیں نہیں اوسکوں کار

اور موافق شرع کی کرتا ہے کام | متقی ہے اس سبب وہ نیک نام

اور سخاوت کا ہے اوسکوں میل | صاف ہے اس میں نہیں ہے بخل

اور ہمسایہ کا جانے خوب حق | دل میں اوسکے کچھ نہیں اوسکو فرق

نیک بختی سے سدا کرتا ہے کار | باپ اور ما کا سدا خدمت گذار

نیک کاموں کی سعی میں نت رہے | علم دینی کو پڑاوے یا پڑھے

راہ کی حرکت نہ ہو [illegible] کرے | یا نجس کا نا کرے [illegible] رہے

بھوکی اور اندھی کو دے [illegible] | یہ فضایل اوسمیں ہوں [illegible]

روزہ ہے رمضان بیچ وقتی صلوٰۃ | حج کرے کعبہ کا اور دیوے زکوٰۃ

کلمہ طیب یا پڑھے کرے تمام | جو مسلمانوں کی یا [illegible] نیک نام

و لیسے اول وقت پر پڑھتا نماز | ہے یہ ذات متقی [illegible]

خوب فرمایا اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا
حَدَائِقَ وَ اَعْنَابًا وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا وَّ كَاْسًا دِهَاقًا

متقی کا ہو بستو یہی مقام | حق نے فرمایا ہے آیت قرآن

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ

ذکر یہودی

تم تیرا کی ذرّکی ہیون کہتی لگی | یا الہی مین اب توبہ کرون
بات ایسی ہین ہین ہر اک کہنا | توبہ استغفار مین ہر دم ہی ہون
کفر سے اور شرک سے مین ہی جہول | دین احمد کا کیا ہی قبول
رات دن ہنی کری توبہ کرون | اب گناہ چہوٹی بڑونسے مین ڈرون
لائی مین ایمان اب اللہ پر | اور محمد پر جو ہین خیر البشر
جو نبی توبہ کہ یہ ذاکر کی تمام | ذکر سن ایمان کا اے نیک نام

بن ایمان ہرگز عبادت نہ قبول | یاد رکھ ایمان اب غفلت کو بھول
نماز روزہ حج زکوٰۃ کلمہ کلام | ہووی جب ایمان ہی سب آوی کام
یا پڑہی تسبیح یا کلمہ پہر درود | ساتھ ایمان کی ہی سب کچہ ہی وجود
دیوے خیرات طعام للہ مال زر | ہووی جب ایمان ملی انکا اجر
سیکہنا ایمان کا تو فرض جان | سب مسلمانون مسلمانی کی کہنا
عورتون مردونکو فرماوت نبی | سیکہنی ایمان کو ایسے ہی
جو کوئی ایمان کو جانی سنت | کس طرح سے ہو نکاح اونکا درست
جو ذبح کرتی نہین جانی ایمان | تو ذبح اونکا کیا ہت پاک جان

ذبح کرنی

تو بچ کرنی ہے گناہ ہوتا ہی جان
کیوں نہیں ایمان سیکھا در جہان

دو طرح ایمان کے سنو ذرا
ایک مجمل ہے مفصل دوسرا

ذکر مجمل کا ہے اب آتا بیان
کلمہ طیب پڑھو صدق دل سوں جان

معنی کلمہ کی پڑھنی فرض ہے
سب مسلمانوں کو یوں صفت کہیں

اصطلاح معنی ہیں اسکی اے نبی
خوف الله کر سنو دل میں ہی

ہی نہیں معبود کوئی دوسرا
ایک الله کے سوا یوں ہے لکھا

اور محمد حق کا ہی سچا رسول
دین کو اوسکی کیا ہمنے قبول

ذکر مجمل کا کیا ہے کچھ بیان
کرو یہ اب کچھ مفصل کو عیان

امنت بالله ہے مفصل ایمان
معنی پڑھنی ہی اسکی فرض جان

کچھ ذکر معنوں کا اسکی کرا ہی
تو عمل مومن کرن سکتا ہی

صاف معنی اسکی کر ہندی زبان
مرد مستورات سب سمجھیں بیان

یوں ہیں معنی اسکی کن کری فکر — لای ہم ایمان اسکے اوپر

پاک ہے سبحان رب العالمین — قدرتوں والا ہی قادر یقین

وہ بڑا ستار اور غفار ہے — رحمتوں اوسکی ہیچ بڑا پار ہے

کیونکہ فرمانا ہی خود قرآن میں — آیت قرآن بس بڑا یقین

الله الغنی وانتم الفقراء

معنی اسکی اتنی ای دلپذیر — ہی غنی الله اور سب ہیں فقیر

ہی وہ بی پرواہ غنی ای باصفا — ہی غنی الله فقط ہم تم گدا

قال الله تعالی وفی السماء رزقکم وما توعدون

رزق دنیا خلق کو رازق دیا — ہی غنی الله ہم تم سب گدا

وہ بڑا رحمان خالق ہے رحیم — عظمتوں والا ہی وہ صاحب علیم

ہی کریم مولا کرم کرتا جہان — حمد اوسکی ہے ہو کیونکر بیان

سبحانہ تعالی بڑا ہی پاک نام — دی محبت رب ہمیں اپنی مدام

ہو نہیں سکتی ثنا رب کے بیان — ہم کہیں اوسکے نام پر قربان جان

صفت مولا کی ہوئی ہے کچھ بیان — پھر نعت سنو لگا ذکر اسکے عیان

و ملائکتہ

چار اونمیں ہیں عمدہ رتبے کا جان | توریت اور انجیل زبور اور فرقان
توریت حضرت موسیٰ کو نازل ہوئی | انجیل عیسیٰ کو سنو ایسے ہی
زبور داؤد کو ایسی اوتری تمام | فرقان محمد صلوٰۃ والسلام
سب کتابوں میں بڑا افضل قرآن | صدق دلسے تم سنو اوسکا بیان
چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیت قرآن | تیس سپارہ حق نے بھیجی در جہان
ایک آیت دو بڑی اور یاسین | دس ملی تکی اوسے حضرت کہیں
سال تئیس تک ہوا نازل قرآن | شان محمد کی ہیں سے عربی زبان
کر کتابوں کا ذکر یہ مختصر | پیغمبروں کا ذکر سن با ہنر

پھر ایمان لانا رسولوں کی اوپر | ہیں پیغمبر اللہ کا بھیجی با خبر
ایک لاکھ کئی ہزار حق نے نبی | خلق پر بھیجی نصیحت کو وہی
حکم اونکا جسے مانا در جہان | حق سے او ہوئی جنت اونمیں عالیشان
حکم نہیں مانی جنی منہ پھیرا یان | اونکو دوزخ ہے سوا جاگہ کہاں
وی گناہ سے پاک ہیں جتنی نبی | رحمتاں حق کی بڑی اونپر ہوئی
بارہ اونمیں رسول مرسل تو جان | بعضے عالم دس کہتی ہیں سن نشان

تو جلیل

جب حکم ہو نکلو ہو تنی وقت پر — اور کی روحان چلی جیسے [illegible]

نور سے چمکی چلی مومن روح — جا منافق کافروں مشرک کے سیاہ

ہیچاں لیت ہی جسم جان جی — ناک ہیں ہو وے اسکے مونہہ ہوسی

اسکی معنی یوں ہیں کس مومن ابی — اسطرح فرماتی ہیں عالم سبی

اندازہ نیکی اور بدی کا ای فتی — ہی طرف مولا کی سے سن تو ابی

نیک و بد تقدیر کا پیدا خدا — نیکی سے راضی بدی سے ہے خفا

نیک و بد تقدیر دونکا ہے سن ذکر — اس ذکر کون دل سے کر ازکی فکر

نیکی کسکو کہتی ہیں سن ای جوان — کسکو کہتی ہیں بدی پہر در جہان

اسطرح اونکا مسلمانوں بیان — سوچ کر سمجہو سنو دل لگا کا

پہر ذکر نیکو دکا سن ای ہوشیار — جس کو فرماتا ہی یوں پروردگار

و یقیموا الصلوۃ و یؤتوا الزکات

نیکیوں میں سے بڑی افضل نماز — تو پڑہا کر دل سے اوسکو با نیاز

مال کی اپنی نکالو تم زکوت — ہی حکم پروردگار پاک ذات

ننگی کو کپڑا بہوکی کو طعام — پیاسے کو پانی پلاوے نیک نام

ہو مسلمانو

یوں کہا راضی کروں تجکو نبی | وقت راضی کرنی کا دیکھ ابی
آج تجکو راضی کر پروردگار | بخشدی امت تیری کرکی شمار
ہو سنو ہیجو شکر الله کا تم | ای تمکو کیا خیر الامم
صد ہزاراں ہر دم درود اور سلام | اوس نبی اصحاب اوسکو ہر مدام
سخت کہانی ہے کٹھن ہے پلصراط | واں فضل اپنا کری حق بالذات
پھر ترازو ہو عدل کے واں کھڑی | تولیں گے جبریل نیکی اور بدی
پلہ نیکی کا جھکیگا جسکا یار | اونکو جنت میں ہوی عشرت بسیار
اور بدی بہاری ہو جنکی ای جوان | وی طرف دوزخ کی جاویں بدگمان
واں بہی رحمت کیگی پروردگار | تیری رحمت سے سبہی نبا ہی کار
جو درود کوی پڑہی گیارہ بار | ہر نمازوں بعد سن ای نیک کار
یہ عمل اوسکا تولی میزان میں | بہاری نیکی اوسکی ہوں ایک آن میں
پہر گناہاں عمل کے دیونگی ہاتہ | ہو حکم انکو پڑہو تم دل کی ساتہ
جنکی دفتر ہے بہت نیکی کے کار | اونکو جنت میں ہوی عشرت بسیار
راضی اونسے ہو خدا اوسکا رسول | دیکی لذت سے جہان دنیا کو بہول
ہو دی دفتر میں بدی جنکی سبہی | اونکی راحت ہو بہلا کیونکر کبہی

جو کوئی بہت شکر کری بیان انکو دوزخ سے سوا جاگہ کہان

دان فضل اپنا کرم کری خدا یہ غریب عاجز تیری درگاہ گدا

[illegible] اب اس بیان کو مختصر پھر نمازونکی ذرا کا کر فکر

اسطرح اب ہے نمازونکا بیان تم مسلمانون سنو دل کر کے کان

دی خبر قرآن مین جسکی خدا سات سو جاگہ لکھا ہی جا بجا

دیکھو کیا فرماوی رب العالمین سنکی اس آیت کو کر دلسے یقین

59

معنی اس آیت کے سن ای نیک ذات پڑھ نمازان پنجوقتی دو زکوٰۃ

یہ حکم اللہ کا ہی پڑھی نماز مرد مستورات پر ای باینیاز

[illegible] حکم حاکم کا یہ لاوی بجا دی خدا جنت مین اسکی جزا

جو نمازونکو ادا دلسے کری رات دن پر خوف حق سی ہی ڈری

راضی اس سی ہوویگا پروردگار اور محمد مصطفیٰ ای ہوشیار

تم نمازونکو گذارو بیقصور چھوڑ کر دنیا کو چلنا ہی ضرور

چلنا ہی رہنا نہین کر ای عزیز فکر کر چلنی کا کچھ کری تمیز

مرض هذی کی سبب هون بهی هم هون ملول — جو نمازی انکو نهین پرتی جنون
لعل پر سستی هو نمازی کی اوان — بیشتر تاب اپنے دکھلا سین ای جوان
بی نمازی بی بهی شرم ای بیحیا — خوف هی رب کا نهین تجکو ذرا
کچه نهین دین هم کهتا هی جو هر — کیون نمازی انکو قضا کرتا هی تو هر
بی نمازی کی بهت جاهل بدگمان — جا بنور تجهسی بهلی سین دلکی کان
رات دن کرتی هین سب گناه — تون نهین کرتا دی کم بخت خر
اب بهی تو کر ناد وه نهین تو — هنر نمازین عاقبت کا کر فکر
اتنا سمجها یا سمجه کچه تون ابهی — کیا کچهی مرنا نهین جاهل ابهی
پهر قبر مین تجهکو جانا هی ضرور — پهر نمازین ادا کر دیسی غرور
بیزار هی تجهسی خدا اور مصطفی — جن و فرشته آدمی ارض و سما
بی نماز ظالم نمازین ات [illegible] — یه نهین بهی جس کو اپنا سر
کچه نصیحت کا اثر تجهکو نهو — دل سیاه هی تیرا هوا کم بخت تو
نیب گر وهین رکهو میتا نهو — چونکه تیر کب لگی کر جستجو
برج کی اوپر غلوله نا لگی — کب لوهی کو گهن لگی ای سنگ دل
کالک کو ملا کب سفید هوی ذرا — گرچه دریا مین دهوی سابن لگا

جسکی ہر تن پر گٹھا کی ہے بوند — مار یا لیتے ہیں لکی میوہ نگوند
ایسے حصلت سے نمازونکی تو جان — کب نصیحت کو سنے دی بہ کان

دن حشر کی دی حکم پروردگار — بے نمازاون ابھی جنی ہیں خوار
سن فرشتہ سبہ حکم حق با کذا — بے نمازونکی پکڑ لاوین جا شتاب
پھر سبہ فرماوی خدا حق ذوالجلال — بے نمازونکا کرو اب سخت حال
مار دو انکو خوب اور بیتو کمر — ڈال دو دوزخ میں ہے حکم امر
جو کرت ہے عت کفر ہیں ہیں جہول — اور نمازونکو نہیں پڑھتی جہول
ہو عذاب انکو بہت دوزخ میں خوار — رو دین پیٹیں سر وہی مردار خوار
بے نمازونکا ذکر کیہ تہا ہمی — مختصر اسکو کیا سن ای اخی
بعد اسکی ایک بیان آیا ہی اور — اوسکو بہی سن تو ذرا دل کر کی غور

دیکہو کیا فرماتا ہی پروردگار — بیچ مصحف کی لکہا ای ہوشیار
جو نکاح قرآن سے جو وہ حرام — اب زبان ہند میں سن انکو تمام
سن نکاح جو نکا ذکر کی خیال — دی خبر اوسکی خدا حق ذوالجلال
اسطرح فرمایا رب العالمین — ہی لکہا قرآن میں اوتو یقین

ابن مغفل

یوں مفصل ہے ذکر اللہ عزیز — تو سمجھ [illegible] وزارگی تمیز

ماہیں بیٹی بہتی ہے بھی — خالا پھوپھی بہن سگی سب ہیں لگی

مایہ ربیبی ہے اوسکی ساتھ ہو — اور دو دادی اوسکی سن ای نیکخو

ساس سالی [illegible] — یہ نکاح چودہ منع سن ای جوان

یہ لکہا جو تکہا ذکر کہہ چکا — اکی کیا فرماتی ہیں خیر الانام

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سلک علی طریقتی فھو آلہ (41)

جو طریقہ پر رسول اللہ کے ہے — آل اوسکو اپنی پیغمبر کہی

ذات اور کسی کا ان پوچھیں سوال — ہووےگی محلوقی باہرو قیل قال

یا کہ سید یا مغل یا ہو پٹہان — شیخ زادہ یا کوئی اشراف جان

یا کہ بہانہ وار یا ہو چودہری — یا مقدم یا کہ گوجر راو ہی

یا کہ تیلی یا جلاہا یا لوہار — یا کہ باڈی یا کہ دھوبا یا کمہار

یا کہ ہو موچی و درزی نیلگر — یا کہ بہیارا قصائی تبرکر

نائی دہوبی یا کہ چھیپی کاکار — یا کمگر یا کہ ہجارہ [illegible] بار

یا کہ سوداگر ساقی یا بجاز — یا صیقل گری کاگر تای ربار

یا کہ ہووی کونجڑا یا کوزہ گر — یا ہو نشانہ گر و یا پنچی مسطر

یا خرادی یا شتربا یا سنار ‏ | ‏ یا کہ ہو [illegible] تیلی [illegible] لہار

یا ہو سائیں کر و یا ہو وے معمار ‏ | ‏ طباخ حلوائی و یا [illegible] بچار

یا کہ بنساری و یا عطار جو ‏ | ‏ یا دھوبیا تو نکو رفوگر نائی کو

سپاہی گر کمہار و یا منیار ہے ‏ | ‏ یا کہ منشی یا علم بردار ہے

یا کری کرسان و [illegible] کا کار ‏ | ‏ یا ملاح کشتے کا کرتا ہی بار

یا کہ ملان یا موذن یا فقیر ‏ | ‏ یا کہ حاکم پیرزادہ یا امیر

اپنی اپنی جان عمل اپنی کار ‏ | ‏ ذات مال اور قوم کو پوچھی نہ یار

قوم حشمت پر کیا جس نے غرور ‏ | ‏ دی اسے دوزخ میں ہو جنت سے دور

جس بڑائی میں تکبر بیان کیا ‏ | ‏ ہو عذاب اوس پر کہیں جھڑا ہو را

تم مسلمانوں تکبر مت کرو ‏ | ‏ خوف رب حق سے ہمیشہ تم ڈرو

جس تکبر بیان کیا وہ ہو خراب ‏ | ‏ اگ دوزخ میں جلیں دیکھو کتاب

رکہ تکبر سے پناہ پروردگار ‏ | ‏ ہم تیری بندہ فضل کے انتظار

مختصر اس بیان کا تذکرا ‏ | ‏ پھر ذکر رمضان کا کر تو ذرا

[illegible]

یوں مفصل ہے ذکر رمضان کا ‏ | ‏ دی خبر جسکی بہت خیر الوری

ہی کتاب دین

ہی محمد تو جو ہی حق کا نبی		کچہ کرامت ہمکو دکہلا تو ابہی
جو کرامات اپنی دیکہاوی تو رسول		دین ہم تیرا ابہی کر لیت قبول
پہر محمد تجہکو پیغمبر کہین		لاکی ایمان صدق سی کلمہ پڑہین
کچہ ہووی عظمت تجہی دیکہین ہم		ہو مسلمان پہر بجا لاوین حکم
ملک کی مسکین اور جو ہین غریب		تجہکو پیغمبر کہین حق کا حبیب
کچہ محمد ہمکو از مودہ دیکہا		پہر بجان و جی کہین تجہکو سدا
گر چہ از مودہ تیرا دیکہین نہ ہم		کب نصیحت سن تیرا مانی حکم
جو بہی کفار تسے پہر ختم اپنی		التجا اپنی کہو ہمسے ابہی
جو کہ ہی حاجت تمہاری التجا		اب بیان اسکا کرو ہمسے ذرا
جو کچہ منظور حق کو سو کری		بن حکم اسکی نہین ذرہ ہلی

لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ

کب ہی طاقت ذرہ کو جو خود ہلی		جب تلک حکم رب اوسکو ملی
جن فرشتہ آدمی کی کیا مجال		اوسکی اگی دم جو ماری کر خیال

قال اللہ تعالی تخرج الحی من المیت و تخرج المیت من الحی

چاہی وہ مردہ کو پہر زندہ کری		زندہ کو مردہ کری قدرت اوسی

بادشاہ کو جا بھی وہ کردی فقیر | کردی جسکا دلکو اکدم میں امیر
ہے بڑا قادر وہ حق رب الجلیل | اسکی آگے کون کرسکتا دلیل
الغرض کفار ہر کی مشا | اوس جگہ آئے جہان تھے مصطفے
ہو جمع حضرت کے پہر بولی جہل | التجا یہ سخن ہماری کر قبول
یہہ جو ہے پتھر بڑا کہ اندر | ایک وقت اسمین سے پیدا ہوا اگر
ذات ہی بھی ہیں اور [illegible] کری | بڑہ تا بڑہتا آسمان تک جا لگی
پھر گواہی وہ شجر دیوے خدا | ہے محمد یہ نبی خیر الورا
تا سنے ہم اوس شجر سے یہ ادا | لاوی ایمان ہوں مسلمان بیخطر
مکہ کی سردار اور جو تہی امیر | یا تونگر یا کہ مسکین و صغیر
آئے حضرت پاس سب ہوکی جمع | معجزہ دیکھن محمد سے طمع
دین پہر تیرا کرین ہم اختیار | ہے نبی تجکو کہیں دل سے نجار
مانتو نکو اپنی اوپہا ختم انی | کی دعا اللہ سے پھر انہی جبی
تو خدا ایک جو ہے ہر دو جہان | کی ثنا تیری ہوی بے بیان
کا فرون نے جو کیا ہیکا سوال | اسکو پورا کر تو حق صاحب کمال
آسرا تیرا بڑا ہمکو خدا | تو غنی اللہ ہم سب ہیں گدا

[illegible] در تعین [illegible] مستقیم

بندگی تیری کرتی ہیں ہم — خاص تجھسے ہے مدد چاہتی ہیں ہم
ہی نہیں تجھسے سوا کو دوسرا — جسسے ہم چاہیں مدد اپنی ذرا
یہ دعا کرتی تھی دن احمد رسول — کی فضل اپنی سے پھر حق نے قبول
پھر ہوی نازل یہی حکم جلیل — پھر درود و حضرت کو یہی جبرائیل
ای محمد مصطفی خیر الانام — حق نے فرمایا یہی تم پر سلام
جو کہ ہی کفار دلکا یہ مدعا — حق کو سب معلوم ہے خیر الورا
سال چالیس ہو چکی ای باوفا — اوس پہر اندر رخصت پیدا ہوا
کیونکہ کفار دلکا ہو ایکدن سوال — مصطفی سے بون یہی حق ذوالجلال
ہی محمد کی بڑی خاطر ہمیں — اسطرح فرماوی یا حق حضرت ہمیں
پھر دعا کرتی ہی سید ختم الانبیا — جو کہ ہی حاجت تیری سب پر روا
کہہ سکے یہ جبرئیل پھر رخصت ہوا — پھر لگی کرنی دعا خیر الورا
تو ہی اللہ پاک رب العالمین — سب کے جانی تو خدا دلکی یقین
ظاہر باطن ہے تجھی معلوم سب — ہی بڑی قدرت تیری خالق عجب
جو کہ تو جانتا ہی وہ کرتا خدا — جو تیری در پر پڑی خالی نجا
ہم بی در اوپر تیری آکر پڑی — کر تو رحمت ہم جو ہیں بندہ تیری

یہ درخت ملکر ہیں جو قائم رہا ... [illegible] ہوا

پھر محمد پیدا ہوئے ہمکو خراب ... کچھ جنت اسلام کو [illegible]

مل کے کافر پھر لگی کرنی دلیل ... جو کرتے ملعون دین جاہل بخیل

کہ صحیح السمین مسرکت یقین ... آئے ہی مغرور لی جنکی ہتی نعمین

یہ لگی کہنی محمد سے پکار ... ہی عبداللہ کے [illegible]

مکر ہیں تو نئی مچائی دھوم دھام ... کرتی ہیں ہمارے سبھی ہمکو سلام

دکھانا انکھوں سنا کانوں ہی ... جو محمد تو دکھاتا ہی ابھی

ایک محمد اب ہمارا مدعا ... گرچہ وہ پورا ابھی ہو مرد خدا

دل میں پھر تیرا جو ہیں ہم حضور ... ان کی ایمان ہوں مسلمان مقصور

جو دکھاوے ہمکو تو وہ ماجرا ... ہی تو پھر ختم النبی خدا کا پورا

دیکھی وہ مکر کی پھر خلقت سبھی ... پھر کہیں سچے محمد تو نبی

بولی کفار نے پھر ختم الانبیا ... تم بڑی جھوٹے ہو جاہل بیحیا

تم شعر گری و فارتی نہیں ... ہو بڑی ظالم کہیں درستی نہیں

اب بھی کچھ تم خوف اللہ کا کرو ... چھوڑ اس دنیا کو پھر آخر مرو

[illegible] فرعون جو نمرود [illegible] ... حکم حق کا نا کیا دوزخ گئی

ہم تیرا کلام سنیں مانیں آ ہمیں — نہیں تو جب [illegible]

ایسا جادوگر نہ تھا مکہ اندر — تو ہوا اچھا مگر

اس تیری جادو سے ہم ڈرتے ہیں — جو محمد اب دکھاتا ہے تو ہمیں

جو ہماری تھی بڑوں کے ریت چال — وہ محمد توڑنے دی کر دو نیم ڈال

پھر تو کہتا ہے میرا کلمہ پڑھو — باپ دادوں کی چلن کو رد کرو

یہ تیرا کہنا نہیں ہمکو قبول — ہے تو جادوگر نہیں حق کا رسول

پھر لگی کہنے سب جبرا لورا — ظالموں کہو تو ڈرو سچے خدا

جادوگر ناہے ظلم مشرک کا مار — جو کری جادو رہے دوزخ میں خوار

اس ہماری دین کا کامل ظہور — دیکھی جب برکت سے بلا جادو ہو دور

آخر سب لاچار ہو کفار خوار — اپنی اپنی گھر گئے سب نابکار

گیارہ آیت جو کوئی مومن پڑھی — لیتی ساتھ وقت [illegible] دم کری

سب بلا ذلت سے ہو اوسکو امن — یہ حدیث [illegible] ہے خیر الزمن

آخری قران کے سورت ہیں — مرد مستورات سب مومن پڑھو

معجزہ حضرت کا یہ کرکے ختم — پھر درود و ادب تو ہیں خیر الامم

کر عبادت کیا تو حق تعالی یار [illegible] دیکھی

[illegible]

قدرت سے اسکے سب بنتا ہی کار ۔ بحکم اوسکی [illegible] ہوتا ہی یار

حق نے دی نیکی بدی کی سب خبر ۔ کر تو نیکی ڈر بدی سے باہنر

دیکھو کیا کرتا نکیا ہی خدا ۔ رات دن [illegible] کی وہ اپنی [illegible]

حق فرشتہ آدمی کے کیا دلیل ۔ جو کہ [illegible] الجلیل

جای جسکو بادشاہ کردی خدا ۔ [illegible] جای کری بلمین گدا

صفت اوسکی ہو نہیں سکتی بیان ۔ جن فرشتہ ادمی سے ای [illegible]

ایکدن لشکر محمد کا سبھی ۔ بیچ جنگل کے رکا سن ای اخی

ایکدن گذرا اونہین اور ایک رات ۔ تھی وی جنگل مین غازی نیک ذات

آدمی پیاسے تھی اور گھوڑی [illegible] ۔ اوس جنگل مین نہ ملا پانی کہین

پیاس سے تھی غازیونکی دل مین آگ ۔ اور نہ تھا کہ ہو نکلو اوس جنگل مین بھاگ

پھر جمع ہوکر سبھی غازی وہان ۔ آی اوس جاپر جہان [illegible]

پھر ادب سے سب کیا تانی سلام ۔ گرد حضرت کے کھڑی سب خاص عام

پھر لگی کہنے نبی خیر الوری ۔ تم ہمارے پاس اب بیٹھو ذرا

تو ہماری

[illegible] مینہا [illegible] ابرا — پھر زمیں پر [illegible] دیا اسکو ذرا

ہوا ان کو پھر کی دعا — دی مبارکی سبکو اب پانی صدا

اونٹھلو نسے سب چھوٹا پانی وہاں — جسطرح ہوتا ہی تبنالہ رواں

کیا خدا [illegible] ہی تیری قدرت بڑی — پھر کی ہوتا وہاں نہر جاری کری

پی کی پانی خوش ہوا لشکر سبھی — کار بار اپنا کیا سبنی اُٹھی

غازیوں نے پھر کی [illegible] تکو بار — چل پڑی پھر لشکر پروردگار

رو بیان اب کی معجزہ تو تو تم — پڑھو درود اوپر حبیب خیر الامم

بعد اسکی اور ہے ایک ماجرا — اوسکو بھی سنلو مسلمانو ذرا

ایکدن ختم النبی احمد رسول — بیٹھی تھی مجلس اندر مقبول [illegible]

قافلہ بیٹھا تھا اصحاب و نکا پاک — کرتی تھی حضرت نصیحت بیشک

اسطرح فرمائی نبی خیر الانام — ہی لکھا قرآن میں دیکھو حکم

جنکی روح نی وہاں کہا قالوا بلی — اب یاد کرو انکا سنو تم برملا

اور روح نی جنکی وہاں سجدہ کری — پا لیا آخر کو بھلا نیک خو

واسطہ اونکی بہشت جنت مقام — بولی اصحاب و نسے سید خیر الانام

اونسے راضی ہو خدا حق پاک ذات — پھر شفاعت [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق باری سرجن ہار — واحد ایک بِدا کرتار

رسول پیغمبر جان بسٹھ — یار دوست بولا جا ایٹھ

اسم اللہ خدا کا ناؤ — گرما دھوپ سایہ ہی چھاؤ

راہ طریق سبیل پہچان — ارتھ تہو کا مارگ جان

[illegible] نیر خورشید — کالا اُجلا سیاہ سپید

نیلا پیلا زرد کبود — تانا بانا تنت و پود

قوت نیرو زور پران — سارق دزد و چور ہی جان

آدمی

گندم گیہوں نخود چنا شالی ہی دہان — جرت جو ذرتی عدس مسوری ترش کا

ابرو بھوین سبلت مونچھین دندان دانت — ریش محاسن داڑہی کہیی روده آنت

خد رخسارہ ہندوی بول جو گہی گال — آج امروز بدان فردا رالو کہوی کال

بحر دیگر

مجلسست و دامن انچلی جانا کو نانون — ترب موہلی دار موہلی جای بہاون

سر دستیل کرم تا تا جرہ سخت — نرم بولا نیش ڈنکہ اور رنگ تخت

علا افشان چہاچ ہی افشان بچہوڑ — شدی و شوہر ہندوی ہی ین لوڑ

ڈہاکنی سرپوشن چینی جانی — ہی دہوان دود و دخان ہی بہاپی

بحر دیگر

تو بنہ دانہ بدن خب قطن ربتا ز — ولی مولہ بدان چون بہند انداز

بحر دیگر

موسل ست معروف ہاون او کہلی — حیز عینی فحل سرا آمد لہی

فارسی روباہ ہندوی لوکری — ماکیان رانیز میخوان کوکڑی

کوکڑا [illegible] خروس صبح خوان ۔ ہنر [illegible] و یک در تازی زبان
قصر کوٹھی جوسق در تازی حصار ۔ حجرہ کوٹھا بام اٹاری در و دوار
عذب شیریں ہے میٹھا جاکے دیکھ ۔ تلخ کڑوا ترش کھٹا آکے دیکھ
[illegible] ۔ تیز چرپرا [illegible] جانی ہے بچار
کاغذ و قرطاس کاغذ لیکھنی ۔ ہم قلم ہم خامہ لیکھن لیکھنی
دُر مروارید موتی جانیئی ۔ ہم صدف سیپی سمندر [illegible]

بحر دیگر

ثور ستور گاو ہی بیل ۔ خواہی لادو خواہی لَد
ذنب گناہ جو کہی دوس ۔ خشم و غضب در ہندوی روس
سرگین گوبر لید ہی [illegible] ۔ گدال کلند جو کہی کسی

بحر دیگر

بزرگی بڑائی و پیری بوڑھاپا ۔ نکوئی بھلائی جوانی [illegible]
لسان و زبان فارسی جیبھ آکھو ۔ درخت و شجر دار روکھ [illegible]

تمم تمام شد خالق باری
من تصنیف مولوی امیر خسرو
رحمة الله علیه بکاتبه بندا
بید حقیر پر تقصیر شیخ نثار علی
بتاریخ دهم ربیع الاول سنه ۱۲۶۹ هجری
هر که خواند دعا طمع دارم
زانکه من بندهٔ گنهگارم

بسم الله الرحمن الرحیم

آمدن نیامدن آمد نیامد آمده است نه آمده است
آمده بود نیامده بود می آید نمی آید خواهد آمد
نخواهد آمد آمدند نیامدند می آمدند نمی آمدند
آمدی نه آمدی آمدید نیامدید می آمدی
نمی آمدی می آمدید نمی آمدید خواهی آمد
نخواهی آمد آمده باشد نیامده باشد آیندگان
آیندگان آمده شد نیامده شد چرا آمد چرا نیامد

62

کجا آمد کجا نیامد کی آمد کی نیامد چرا آمدی چرا نیامدی
کجا آمدی کجا نیامدی کی آمدی کی نیامدی آمدم
نیامدم کی آمدم کی نیامدم آمده بودی نیامده بودی
چنین آمده است چنین نیامده است آمده باشم نه آمده
باشم کجا آمده است کجا نیامده است این آمده بود
این نیامده بود آن آمده بود آن نیامده بود او آمده است
او نیامده است آمده باشم نیامده باشم بیا میا
خوردن نخوردن خورد نخورد خورده است
نخورده است خورده بود نخورده بود می خورد نمی خورد
خواهد خورد نخواهد خورد خوردند نخوردند می خورند

نمی‌خورند خوردی نخوردی خوردید نخوردید

می‌خوردی نمی‌خوردی خواهی خورد نخواهی خورد

خورده شد نخورده شد خورندگان نخورندگان

خورده شدند نخورده شدند چرا خورد چرا نخورد

کجا خورد کجا نخورد کی خورد کی نخورد چرا خوردی

چرا نخوردی کجا خوردی کجا نخوردی کی خوردی

کی نخوردی خوردم نخوردم کی خوردم کی نخوردم

خورده باشد نخورده باشد خورده بودی نخورده بودی

چنین خورده است چنین نخورده است خورده باشم

نخورده باشم بخور مخور شنیدن نشنیدن شنید

نشنید شنیده است نه شنیده است شنیده بود

نه شنیده بود می شنود نمی شنود خواهد شنید

نخواهد شنید شنیدند نشنیدند می شنیدند نمی شنیدند

شنیدی نه شنیدی می شنیدید نمی شنیدید

خواهی شنید نخواهی شنید شنیده شد نشنیده شد

شنوندگان نشنوندگان شنیده شدند نشنیده شدند

چرا شنید چرا نه شنید کجا شنید کجا نشنید کی شنید

کی نشنید چرا شنیدی چرا نشنیدی کجا شنیدی کجا نشنیدی

کی شنیدی کی نشنیدی شنیدم نشنیدم کی نشنیدم

شنیده باشد نه شنیده باشد شنیده بودی نشنیده بودی

چنین شنیده چنین شنیده بودم چنین شنیده باشد

چنین شنیده است بشنو مشنو زیستن

زیست زیسته است زیسته بود زیسته باشد

خواهد زیست می زید چرا زیست چگونه زیست

کجا زیست کدام زیست که زیست زیستم زیستی

بزی مزی مردن مرد مرده است مرده بود

مرده باشد خواهد مرد چرا مرد چگونه مرد کجا مرد

مرده ام مرده باشی خواهم مرد خواهی مرد می مرد

بمیر ممیر ایستادن ایستاد ایستاده است

ایستاده بود ایستاده باشد خواهد ایستاد چرا ایستاد

چگونه ایستاد چون ایستاد کجا ایستاد نمی ایستاد

ایستاده باشی ایستاده باشم ایستاده بودم

ایستاده بودی بایست مایست رفتی

رفت رفته است رفته بود رفته باشد

خواهد رفت چگونه رفت چرا رفت چون رفت

کجا رفت کدام رفت کی رفت رفتم رفتیم

رفتی رفتید می روند خواهند رفت خواهی رفت

خواهم رفت رفتنده رفتندگان برو مرو

دویدن دوید دویده است دویده بود دویده باشد

خواهد دوید چگونه دوید چرا دوید چون دوید

کجا دوید

کجا دوید کی دوید کدام دوید دویدم دویدی

دویدیم دویدید خواهم دوید خواهی دوید دونده

بدو مدو افتادن افتاد افتاده است

افتاده بود افتاده باشد خواهد افتاد چگونه افتاد

چرا افتاد چون افتاد کجا افتاد می افتاد افتاده

افتادم افتادیم افتادی افتادید خواهم افتاد

خواهی افتاد او افتاد این افتاد افتاده باشم

افتاده باشیم افتاده باشی افتاده باشید افتادگان

بخفت مخفت خفتن خفت خفته است

خفته بود خفته باشد خواهد خفت می خسپید

کی خفت چگونه خفت چرا خفت چون خفت

خفته باشم خفته باشی خفته باشیم خفته باشید

می خسپید بخسپ مخسپ برخاستن برخاست

برخاسته اند برخاسته است برخاسته بود برخاسته باشد

خواهد برخاست برخیز کجا برخاست چگونه برخاست

چرا برخاست چون برخاست چسان برخاست برخیزد

خواهم برخاست خواهی برخاست خواهیم برخاست

خواهید برخاست برخیزنده برخاسته بودم برخاسته بودیم

برخاسته بودی برخاسته بودید چگونه برخاسته باشی

برخاست شده برخاسته شده باشد بخیز مخیز

نوشیدن

نوشیدن نوشید نوشیده است نوشیده بود

نوشیده باشد خواهد نوشید چرا نوشید چگونه نوشید

کجا نوشید چون نوشید نوشیده بودم نوشیده بودی

نوشیده باشم نوشیده باشی نوشندگان بنوش منوش

شناشیدن شناشید شناشیده است شناشیده بود

شناشیده باشد خواهد شناشید چگونه شناشید

چرا شناشید چون شناشید کجا شناشید شناشند

ریدن رید ریده است ریده بود ریده باشد چگونه رید

چرا رید چه آن رید کی رید کدام رید کجا رید ریده بودم

ریده بودی خواهم رید خواهی رید ریده شده ریده باشم

خندیدن خندید خندیده است خندیده بود خندیده باشد

خواهد خندید چرا خندید چگونه خندید کجا خندید

چون خندید چسان خندید خندیده باشم خندیده باشی

خندیده باشیم خندیده باشید خندیده بودم خندیده بودی

خندان خنده زنان شکرخند بخند مخند

گریستن گریست گریسته است گریسته بود

گریسته باشد خواهد گریست کجا گریست می گرید

چگونه گریست چرا گریست گرینده گریان نالیدن

نالید نالیده است نالیده بود نالیده باشد خواهد نالید

نالنده چرا نالید چگونه نالید کجا نالید نالیده باشم

نالیده باشی خواهم نالید خواهی نالید نالندگان بنال منال

پختن پخت پخته است پخته بود پخته باشد

خواهد پخت چگونه پخت چرا پخت چون پخت پخته

کجا پخت پخته باشی پخته بودم پخته بودی پخته دید

می پزد بپز مپز سائیدن سائید سائیده است

سائیده بود سائیده باشد خواهد سائید سائیده

چرا سائید چگونه سائید کجا سائید سائیده بودم

سائیده بودی سایندگان بسائی مسائی

کوفتن کوفت کوفته است کوفته بود کوفته باشد

خواهد کوفت می کوبد کوبندگان چرا کوفت

چگونه کوفت چون کوفت کجا کوفت کوبندگان

[illegible] خواهم کوفت خواهیم کوفت بکوب مکوب

زدن زد زده است زده بود زده باشد خواهد زد

می زند چرا زد چگونه زد چون زد کجا زد کدام زد

که زد زننده خواهم زد خواهی زد زده بودم

زده بودی زده بودیم زده بودید زده باشم

زده باشی زده باشیم زده باشید بزن مزن

کشتن کشت کشته است کشته بود کشته باشد

خواهد کشت چگونه کشت می کشد چرا کشت

چون کشت کجا کشت کشنده خواهم کشت خواهیم کشت

خواهی کشت خواهید کشت کشته باشم کشته باشی

کشته ام کشته ایم کشته ئی کشته اید بکش

بکش

مصدر گزیدن گزید گزیده است گزیده بود

گزیده باشد خواهد گزید گزنده چرا گزید چگونه گزیده

که گزید کدام گزید چسان گزید کجا گزید گزیده باشم

گزیده باشی خواهم گزید خواهی گزید می‌گزد گزیده شده

بگزای مگزای دوختن دوخت دوخته است

دوخته بود دوخته باشد خواهد دوخت دوزنده

می‌دوزد کجا دوخت کدام دوخت چگونه دوخت

چون دوخت چرا دوخت خواهم دوخت خواهی دوخت

دوخته باشم ما دوخته باشی دوخته بودم دوخته بودی

کجا دوخته بودم چرا دوخته بودم چگونه دوخته بودم بدوز مدوز

دریدن درید دریده است دریده بود دریده باشد

خواهد درید چگونه درید چرا درید کجا درید چون درید

چسان درید دریده ام دریده ئی دریده بودم

دریده بودی دریده باشم دریده باشی خواهم درید

خواهی درید درنده پرده در بدر مدر کاستن

بُریدن برید بُریده است بُریده بود بُریده باشد

خواهد برید برنده چگونه بُرید چرا برید چون بُرید

کجا برید بریده ام بریده باشم خواهم برید بریده بودم

بریده بودی بریده بودیم بریده بودید ببُر مبُر

سائیدن سائید سائیده است سائیده [illegible]

سائیده باشد خواهد سائید کی سائید چگونه سائید

چرا سائید چون سائید سائیده بودم سائیده بودی

سائیده باشم سائیده باشی سائینده بسائی مسائی

شگفتن شگفت شگفته است شگفته بود

شگفته باشد خواهد شگفت چرا شگفت چگونه شگفت

چون شگفت کجا شگفت شگفته بشگفت

مشگفت بافتن بافت بافته است بافته بود

بافته باشد خواهد بافت بافنده چرا بافت چگونه بافت

کجا بافت می بافد بافته بودم بافته بودی

بافته باشم بافته باشی کی بافت بباف مباف

رسیدن رسید رسیده است رسیده بود

رسیده باشد خواهد رسید چرا رسید چگونه رسید

کجا رسید رسنده خواهم رسید خواهی رسید

رسیده باشم رسیده باشی رسیده بودم رسیده بودی

کی رسید کدام رسید اینجا رسید آنجا رسید رسیدم

رسیدی رسیدیم رسیدید برس مرس

ترقیدن ترقید ترقیده بود ترقیده است ترقیده باشد

خواهد ترقید ترقنده ترقیده کجا ترقید چرا ترقید

چگونه ترقید چون ترقید می ترقد بترق مترق

آشفتن آشفت آشفته است آشفته بود آشفته باشد

بسم الله الرحمن الرحیم

آمدن نیامدن آمد نیامد آمده است

مصدر — نفی مصدر — ماضی — نفی فعل ماضی — فعل حال

نیامده است آمده بود نیامده بود می‌آید نمی‌آید

نفی فعل [illegible] — ماضی [illegible] — نفی ماضی [illegible] — فعل حال — نفی فعل حال

خواهد کرد نخواهد کرد آمدند نیامدند میکنند نمی‌کنند

فعل مستقبل — نفی فعل مستقبل — [illegible] جمع — نفی [illegible] جمع — جمع حال — نفی جمع حال

(۴۶)

بسم الله الرحمن الرحیم

آمدن نیامدن آمد نیامد آمده است نه
آمده است آمده بود نیامده بود می آید نمی آید
خواهد آمد نخواهد آمد آمدند نیامدند می آمدند
نمی آمدند آمدی نه آمدی آمدید نه آمدید [illegible]
می آمدی نمی آمدی می آمدید نمی آمدید خواهی آمد
نخواهی آمد آمده شد نیامده شد آیندگان نه
آیندگان آمده شدند نیامده شدند چرا آمد چرا
نیامد کجا آمد کجا نیامد کی آمد کی نیامد [illegible]
آمدی چرا نیامدی کجا آمدی کجا نیامدی کی آمدی
کی نیامدی آمدم نیامدم کی آمدم کی نیامدم [illegible]
آمده باشد نیامده باشد آمده بودی نیامده بودی
چنین آمده است چنین نیامده است [illegible] آمده باشیم نیامده
باشیم کجا آمده است کجا نیامده است کجا آمده باشد کجا نیامده باشد این آمده بود
این نیامده بود آن آمده بود آن نیامده بود او آمده است او نیامده است

نیامده باشم

نیامده باشم بیا میا خوردن نخوردن خورد

نخورد خورده است نخورده است خورده بود

نخورده بود می خورد نمی خورد خواهد خورد نخواهد

خورد خوردند نخوردند می خوردند نمی خوردند

خوردی نخوردی خوردید نخوردید می خوردی

نمی خوردی می خوردید نمی خوردید خواهی خورد نخواهی

خورد خورده شد نخورده شد خورندگان نخورندگان

خورده شدند نخورده شدند چرا خورد چرا نخورد

کجا خورد کجا نخورد کی خورد کی نخورد چرا خوردی چرا

نخوردی کجا خوردی کجا نخوردی کی خوردی کی نخوردی

خوردم نخوردم کی خوردم کی نخوردم خورده باشد

نخورده باشد خورده بودی نخورده بودی چنین

خورده است چنین نخورده است خورده باشم نخورده

باشم بخور مخور شنیدن نشنیدن شنید

نشنید شنیده است نشنیده است شنیده بود

نشنیده بود می شنود نمی شنود خواهد شنید نخواهد
شنید شنیدند نشنیدند می شنیدند نمی شنیدند
شنیدی نمی شنیدی می شنیدید نمی شنیدید خواهی
شنید نخواهی شنید شنیده شد نشنیده شد شنوندگان
نشنوندگان شنیده شدند نشنیده شدند چرا شنید
چرا نشنید کجا شنید کجا نشنید کی شنید کی نشنید چرا
شنیدی چرا نشنیدی کجا شنیدی کجا نشنیدی کی شنیدی
کی نشنیدی شنیدم نشنیدم کی شنیدم کی نشنیدم
شنیده باشد نشنیده باشد شنیده بودی نشنیده بودی
چنین شنیده است چنین نشنیده است کجا شنیده است کجا نشنیده
است چرا شنیده باشد چرا نشنیده باشد کی شنیده باشد
کی نشنیده باشد کجا شنیده باشد کجا نشنیده [illegible] این شنیده
بود این نشنیده بود آن شنیده بود آن نشنیده بود او شنیده
است او نشنیده است شنیده نشنیده شنیده باشم
نشنیده باشم بشنو مشنو [illegible] شنیدن نشنیدن

نوشید نه‌نوشید نوشیده‌است نه‌نوشیده‌است

نوشیده بود نه‌نوشیده بود می‌نوشد نمی‌نوشد

خواهد نوشید نخواهد نوشید نوشیدند نه‌نوشیدند

می‌نوشیدند نمی‌نوشیدند نوشیدی نمی‌نوشیدی

خواهی نوشید نخواهی نوشید نوشیده شد نه‌نوشیده شد

نوشندگان نه‌نوشندگان نوشیده شدند نه‌نوشیده

شدند چرا نوشید چرا نه‌نوشید کی نوشید کجا

نه‌نوشید کی نوشید کی نه‌نوشید چرا نوشیدی

چرا نه‌نوشیدی کجا نوشیدید کجا نه‌نوشیدی یا کی

نوشیدی کی نه‌نوشیدی نوشیدم نه‌نوشیدم

کی نوشیدم کی نه‌نوشیدم نوشیده باشد نه‌نوشیده باشد

نوشیده بودی نه‌نوشیده بودی چنین نوشیده؟

چنین نه نوشیده است   کجا نوشیده است   کجا نه نوشیده است

چرا نوشیده باشد   چرا نه نوشیده باشد   کی نوشیده باشد

کی نه نوشیده باشد   کجا نوشیده باشد   کجا نه نوشیده باشد

این نوشیده بود   این نه نوشیده بود   آن نوشیده بود

آن نه نوشیده بود   او نوشیده است   او نه نوشیده است

نوشیده   نه نوشیده   نوشیده باشم   نه نوشیده باشم

نوشش   منوش   رسیدن (پهونچنا)   نرسیدن (نه پهونچنا)

رسید (پهونچا)   نرسید (نه پهونچا)   رسیده است (پهونچا ہے)   نرسیده است

رسیده بود   نرسیده بود   می رسد   نمی رسد

خواهد رسید   نخواهد رسید   رسیدند   نرسیدند

می رسیدند   نمی رسیدند   رسیدی   نمی رسیدی

می رسیدند   نمی رسیدند   خواهی رسید   نخواهی رسید

کشیده شد [illegible] کشیده شد رسیدگان
نرسیدگان رسیده شدند نرسیده شدند
رسانیدگان نرسانیدگان چرا رسانید چرا
نرسانید کجا رسانید کجا نرسانید کی رسید
کی نرسید چرا رسیدی چرا نرسیدی کجا
رسیدی کجا نرسیدی کی رسیدی کی نرسیدی
رسیدم نرسیدم کی رسیدم کی نرسیدم
رسیده باشند نرسیده باشند رسانیده باشند
نرسانیده باشد رسیده بودی نرسیده بودی
چنین رسیده است چنین نرسیده است کجا
رسیده است کجا نرسیده چرا رسانیده باشد
چرا نرسانیده باشد کی رسیده باشد کی نرسانیده
باشد کجا رسیده باشد کجا نرسیده باشد این
رسانیده است این نرسانیده است این رسیده
بود این نرسیده بود آن رسیده بود آن
نرسیده بود او رسیده است او نرسیده است

رسیده نرسیده رسانیده نرسانیده
رسیده باشم نرسیده باشم رسانیده باشم
نرسانیده باشم برس مرس برسان مرسان
خفتن نخفتن خفت نخفت خفته است
نخفته است خفته بود نخفته بود می خواهد
نمی خواهد می خفتد نمی خفتد چرا نخفتد نخواهد
خفتید خفتیدند نخفتیدند می خفتیدند نمی
خفتیدند خفتی نخفتی می خفتیدند نمی خفتیدند
خواهی خفتید نخواهی خفتید خفتیده شد نخفتیده شد
خفتگان نخفتگان خفتیده شدند نخفتیده شدند
چرا خفتید چرا نخفتید کجا خفتید [illegible]
خفتید کی نخفتید چرا خفتیدی چرا نخفتیدی
کی خفتیدی کی نخفتیدی خفتم نخفتم می خفتم کی نخفتم
خفتم خفته باشند نخفته باشند خفته بودی نخفته بودی
چنین خفته است چنین نخفته است کجا خفته است کجا
نخفته است چرا خفته باشد چرا نخفته باشد کی خفته باشند

کی نخفته باشد کجا خفته باشد کجا نخفته باشد این خفته

بود این نخفته بود آن خفته بود آن نخفته بود او

خفته است او نخفته است [illegible] نخفته خفته باشم

نخفته باشم بخفت مخفت ترسیدن نترسیدن

ترسید نترسید ترسیده است نترسیده است

ترسیده بود نترسیده بود می ترسد نمی ترسد

خواهد ترسید نخواهد ترسید ترسیدند نترسیدند

می ترسیدند نمی ترسیدند ترسیدی نترسیدی می ترسی

نمی ترسیدند خواهی ترسید نخواهی ترسید ترسیده شد

ترسیده شدند ترسندگان نترسندگان ترسیده شوند

نترسیده شدند چرا ترسید چرا نترسید کجا ترسید کجا نترسید

کی ترسید کی نترسید چرا ترسیدی چرا نترسیدی کجا ترسیدی

کجا نترسیدی کی ترسیدی کی نترسیدی ترسیدم نترسیدم 141-

کی ترسیدم کی نترسیدم ترسیده باشند نترسیده باشند

ترسیده بودی نترسیده بودی چنین ترسیده ام [illegible] ترسیده ام

کجا ترسیده است کجا نترسیده است چرا ترسیده است
چرا نترسیده است کی ترسیده باشد کی نترسیده باشد
کجا ترسیده باشد کجا نترسیده باشد این ترسیده بود
این نترسیده بود آن ترسیده بود آن نترسیده بود
او ترسیده است او نترسیده است ترسیده نترسیده
ترسیده باشم نترسیده باشم بترس مترس
فرستادن نفرستادن فرستاد نفرستاد
فرستاده است نفرستاده است فرستاده بود
نفرستاده بود می فرستد نمی فرستد خواهد فرستاد
نخواهد فرستاد فرستادند نفرستادند می فرستادند
نمی فرستادند فرستادی نفرستادی بفرست
نفرستی می فرستادند نمی فرستادند خواهی
فرستاد نخواهی فرستاد فرستاده شد نفرستاده شد
فرستنده فرستادگان نفرستادگان فرستاده شدند
نفرستاده شدند فرستادگان نفرستادگان چرا فرستاد
چرا نفرستاد کجا فرستاد کجا نفرستاد کی فرستاد

کی نفرستاده چرا فرستادی چرا نفرستادی کجا
فرستی کجا نفرستی کی فرستادی کی نفرستادی
فرستم نفرستم کی فرستم کی نفرستم فرستاده باشند
نفرستاده باشند فرستاده بودی نفرستاده بودی
چنین فرستاده است چنین نفرستاده است کجا فرستاده
است کجا نفرستاده است چرا فرستاده است
چرا نفرستاده است کی فرستاده باشد کی نفرستاده باشد
کی فرستاده باشد کی نفرستاده باشد این فرستاده
بود این نفرستاده بود آن فرستاده بود آن نفرستاده بود
او فرستاده است او نفرستاده است فرستاده
نفرستاده فرستاده باشم نفرستاده باشم فرس
مصدر گرفتن نگرفتن گرفت نگرفت گرفته است
نگرفته است گرفته بود نگرفته بود می گرفت نمی گرفت
خواهد گرفت نخواهد گرفت گرفتند نگرفتند می گرفتند
نمی گرفتند گرفتی نگرفتی می گرفتند نمی گرفتند

خواهی گرفت نخواهی گرفت گرفته شد نگرفته
شد گرفتگان نگرفتگان گرفته شدند نگرفته شدند
چرا گرفت چرا نگرفت کجا گرفت کجا نگرفت
کی گرفت کی نگرفت چرا گرفتی چرا نگرفتی کجا
گرفتی کجا نگرفتی کی گرفتی کی نگرفتی نگرفتم نه
گرفتم کی گرفتم کی نگرفتم گرفته باشند نگرفته باشند
گرفته بودی نگرفته بودی چنین گرفته است چنین نگرفته
است کجا گرفته است کجا نگرفته است چرا گرفته است
چرا نگرفته است کی گرفته باشد کی نگرفته باشد این
گرفته بود این نگرفته بود آن گرفته بود آن نگرفته
بود او گرفته است او نگرفته است [illegible] نگرفته
گرفته باشم نگرفته باشم بگیر مگیر انداختن
نه انداختن انداخت نه انداخت انداخته
است نه انداخته است انداخته بود نه انداخته بود
می اندازد نمی اندازد خواهد انداخت نخواهد انداخت

انداختند نه انداختند می انداختند نمی

انداختند انداختی نه انداختی می انداختند

نمی انداختند خواهی انداخت نخواهی انداخت

انداخته شد نه انداخته شد انداختگان

نه انداختگان انداخته شدند نه انداخته شدند

چرا انداخت چرا نه انداخت کجا انداخت

کجا نه انداخت کی انداخت کی نه انداخت

چرا انداختی چرا نه انداختی کجا نه انداختی

نمی کی انداختی کی انداختی انداختم

کی انداختم کی نه انداختم انداخته باشند

نه انداخته باشند انداخته باشد نه انداخته باشد

انداخته بودی نه انداخته بودی چنین انداخته است

چنین نه انداخته است کجا انداخته است کجا نه
انداخته است چرا انداخته باشد چرا نه انداخته باشد
کی انداخته باشد کی نه انداخته باشد کجا انداخته
باشد کجا نه انداخته باشد این انداخته است
این نه انداخته است این انداخته بود این
نه انداخته بود آن انداخته بود آن نه انداخته
بود او انداخته است او نه انداخته است
انداخته‌ام نه انداخته‌ام انداخته باشم نه
انداخته باشم باندازد ناندازد

خندیدن نخندیدن خندید
ہنسا نہ ہنسا
خندیده است نخندیده است خندیده بود

نخندیده بود می‌خندد نمی‌خندد خواهد خندید

می‌خندیدند نخندیدند . خندیدند نخواهد خندید

خواهی خندید نخندیدی خندیدی نمی‌خندیدند

خندیدگان نخندیده شد خندیده شد نخواهی خندید

نخندیده شدند خندیده شدند نخندیدگان

کجا نخندید کجا خندید چرا نخندید چرا خندید

چرا نخندیدی چرا خندیدی کی نخندید کی خندید

کی نخندیدی کی خندیدی کجا نخندیدی کجا خندیدی

خندیدم کی نخندیدم کی خندیدم نخندیدم خندیدم

خندیده بودی خندیده باشند نخندیده باشند

چنین نخندیده است چنین خندیده است بودی نخندیده

چرا خندیده باشد کجا نخندیده است کجا خندیده است

کجا نخندیده باشد کجا خندیده باشد چرا نخندیده باشد

۲۱

بسم الله الرحمن الرحیم

سدا دل سی ای مومن پاک باز — وضو کر کی پڑہ پنج وقتی نماز
بوقت مناجات با صد نیاز — پہ کہ اپنی ہاتہونکو کر کر دراز

کریما ببخشائ بر حال ما
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

الہی تو ستار غفار ہی — نرا یہان گناہونکا انبار ہے
نہ حامی نہ کوئی مدد گار ہے — اب اس بیکسی مین تو یار ہے

نداریم غیر از تو فریادرس
توئی عاصیان را خطا بخش و بس

ہوئی جرم مجہسے صغیر و کبیر — پڑا ہون مین ہو کر گنہ مین اسیر

تو ہیگا علی کل شیئ قدیر | بس اگی کواب یا علیم وخبیر

نگہدار مارا ز راہ خطا
خطا درگذار و صوابم نما

تیرا دوست ہی وہ جو خیر الوریٰ | محمد نبی مالک دوسرا
کہان وصف ہو مجھسی اوسکا ادا | ولیکن میری ہی یہی التجا

زبان تا بود در دہان جاگیر
ثنای محمد بود دلپذیر

وہ شاہ دو عالم امیر امم | نبی واسطے جسکی لوح وقلم
بڑا جسکے چومین ملایک قدم | کرون اوسکا رتبہ مین کیونکر رقم

حبیب خدا اشرف انبیا
کہ عرش مجیدش بود متکا

اگرچہ وہ پیدا ہوا خاک پر | گیا خاکسی ہر وہ افلاک پر
میراجی فدا اوس تن پاک پر | تصدق ہونین اوسکی فتراک پر

سوار جہان گریزان براق
کہ بگذشت از قصر نیلی رواق

سفیدی ڈالا سیاہی کو دہو — گئی نہ لڑکپن کی تجہہ مین سی بو
چل ای مست اٹہک تو ہوشیار ہو — یہ کیا قہر ہے ای دل زشت خو

چہل سال عمر عزیزت گذشت
مزاج تو از حال طفلی نگشت

کیا تو نی نامہ عمل کا سیاہ — اوٹہایا نہ دنیا سی کچہ زاد راہ
تجہی اپنی غفلت پہ کچہ گناہ — غرض اور مین کیا ہون تجہسی آہ

ہمہ با ہواؤ ہوس ساختی
دمی با مصالح نپرداختی

رہا عمر بہر تو کہنہ مین اسیر — کر اب کچہ رہائی کی فکر ای شریر
کمان اجل نت لگائی ہی تیر — اگر کچہ سمجہ ہے تو ہر کر نظیر

مکن تکیہ بر عمر ناپائدار

مباش ایمن از بازی روزگار

کرم کی ہیں کیا کیا کہوں خوبیاں | کرم کی ہیں مدحت میں اہل جہاں
کرم سے نکو نامی جاودان | جو کچھ فہم ہے تو بہ تحقیق جان

دلا ہر کہ بنہاد خوان کرم
بشد نامدار جہان کرم

کرم میں وہ خوبی ہی ای مہربان | کہ ہوتا ہی جسکا ہر ایک جا بیان
زبان سے قلم سے قدم سے بیان | کیا کر کرم اور یقین اسکو جان

کرم نامدار جہانت کند
کرم کامگار امانت کند

کرم کی بہت خوب ہے رسم راہ | کرم کی ہر ایک وقت ہے واہ واہ
کرم سے ہے عیش و طرب عز و جاہ | یہ بی شک ہے ای صاحب دستگاہ

کرم مایۂ شادمانی بود
کرم حاصل زندگانی بود

کرم یہان جنہونی کیا ہی مدام — ہوئی ہین بزرگی سی وہ نیکنام
انہین لوگ کرتی ہین جھک کر سلام — کرم کا نہایت بڑا ہی مقام

ورای کرم در جہان کار نیست
ازین کرم تر ہیچ بازار نیست

کرم جنکو دنیا مین آیا پسند — ہوئی ہین جہان مین وہی سربلند
کرم کا ہی پیشہ بہت ارجمند — کرم کر سدا گر ہی تو ہوشمند

دل عالمی از کرم تازہ دار
جہان از بخشش پر آوازہ دار

کرم مین جو رکہتی ہین اپنا قیام — تو انکا ہی رہتا ہی دنیا مین نام
نظر اب تجہی ہی یہ لازم مدام — گزاری پہر دن رات اور صبح و شام

ہمہ وقت شو در کرم مستقیم
کہ ہست آفرینندۂ جان کریم

سخاوت کی دنیا مین ہی جسکو چاہ — تو او پر بہت ہی فضل الہ

بڑی طالع اوسکی ہین رفعت پناہ یہی ہیت ہی اس سخن کی گواہ

سخاوت کند نیکبخت اختیار
کہ مرد از سخاوت شود بختیار

خدانی اگر تجھکو زر ہے دیا تو کیا تو ہی اور غیر کو بھی کھلا
جو چاہی کہ ہوئی ز اہل عطا تو مقدور تک اپنی ای دل ربا

بلطف و سخاوت جہانگیر باش
در اقلیم لطف و سخا میر باش

خدا کی عنایت ہی جس شخص پر سخاوت کا وہ سیکھتا ہی ہنر
بڑی قدر ہے اوسکی ہے بہرہ ور سخاوت کری جو ہی صاحب نظر

سخاوت بود کار صاحب دلان
سخاوت بود پیشۂ مقبلان

ہمیشہ سخاوت کر ای میری جان تو سب عیب تیرے رہینگے نہان
کوئی دیکھ ستاوے نہ تجھکو بیان یقین کر یہی دل مین ای مہربان

سخاوت مس عیب را کیمیاست
سخاوت همه دردها را دواست

سخاوت جو کرتی ہین یہان اختیار | وہی ہین جہانمین بڑی ہوشیار
نظر اب ہو تو بے سخاوت شعار | کہ راضی سخی سے ہی پروردگار

مشو تا توان از سخاوت بری
کہ گوئی بہی از سخاوت بری

بخیلی کا پیشہ ہے جسنے کیا | وہ ہوتا ہی یہان کنج کا اژدہا
نہین اسکو دولت سے ملتا مزا | یہ نکتہ ہی اہل سخن نے کہا

اگر چرخ گردد بکام بخیل
ور اقبال باشد غلام بخیل

سو اوسکی یہ ہے کیا ہی رقم | کہ نام اوسکا لیتی نہین صبح دم
بخیل اوسکو کہتی ہین اہل کرم | یہ کہتی ہین دریوزہ گر سے کم

اگر در کفش قارون بود

وگر تابعش ربع مسکون بود

جو حشمت بڑے اوسنے پائی یہان — ملی اوسکو گر مال و جاہ جہان
تو ہمین بزرگونکا ہی یہ بیان — اگر تجکو حاجت ہے تو بی میان

مکن التفات بمال بخیل
مبر نام مال و منال بخیل

وہ ہے گو جہانمین بڑا مالدار — ولیکن وہ نظرونمین ہے بیوقار
دلیل اوسکو کہتے ہین سب اور خوار — نہین قدر اوسکی کچھ ای ہوشیار

بخیل ار چہ باشد تونگر بمال
بخواری چو مفلس خورد گوشمال

اگرچہ عبادت ہی اوسکا چلن — ریاضت مین کھینچے ہے رنج و محن
بڑی زہد کرتا ہی دل سے کٹھن — ولی شاہد اوسکا یہی ہے سخن

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

جو زر ہے تیری پاس اي مہربان | تو خرچ اوسکو کر رہ حقین میان
بخیلی مین ہویگا تیرا زیان | نظر اس سخن کو تو تحقیق جان

سخیان ز اموال بر می خورند
بخیلان غم سیم و زر می خورند

تواضع کی خوبی ہو کیا کیا بیان | یہ ہستی بلندیکی ہی نردبان
جو رکہتا ہی رسم تواضع عیان | اوسی دوست رکہتی ہین اہل جہان

دلا گر تواضع کنی اختیار
شود خلق دنیا ترا دوستدار

جو چاہی ملین تجہسی اخلاص مند | تواضع کی کر انسی باتین دو چند
سبہی دل سی چاہین تو جہی ارجمند | اونہونی کیا ہی یہ نکتہ پسند

تواضع بود مایۂ دوستی
کہ عالی بود پایۂ دوستی

اگر تیری دل مین ہے یہ مدعا | کہ عالم مین رتبہ ہو تیرا بڑا

کیا

کیا کر تواضع توای دل ربا ۔ ہر ایک اہل معنی نے یون ہی کہا

تواضع کند مرد را سرفراز

تواضع بود سرورانرا طراز

بدن تونی پایا جو انسان کا ۔ تو ہرگز نکر کار حیوان کا

تکبر جو ہے کام شیطان کا ۔ تواضع ہی باعث تیری شان کا

تواضع کند ہر کہ ہست آدمی

نزیبد ز مردم بجز مردمی

بڑی یون تو دولت کے ہین خوبیان ۔ ولی ہی تواضع کی دہ عز و شان

کہ پیات زیب اور سیر فردوس وہان ۔ کہاہی بزرگون نی ای مہربان

تواضع کلید در جنت است

سرافرازی و جاہ را زینت است

تواضع اگر تو کریگا تو یار ۔ بڑھی گا تیرا سب مین عز و قار

دیکہا ویگی دین کے بہی تجہکو بہار ۔ یہ معنی ہین اس بیت کے آشکار

تواضع بود حرمت افزای
کند در بهشت برین جای تو

اگر هی جهانمین توحشمت پناه　　تو اسمین بڑهیگا تیرا عز و جاه
تواضع هی خورشید اور تو هی ماه　　یقین کر تو دل سی بلا اشتباه

تواضع زیادت کند جاه را
که از مهر پرتو بود ماه را

اگر چاهی تجهکو یهان اعتبار　　بزرگی ملی اور بڑا افتخار
کرین تجهکو دل سی هر ایک وقت پیار　　تو اسکو یقین جان ای غمگسار

تواضع عزیزت کند در جهان
گرامی شوی پیش دلها چو جان

دل اپنی مین تخم تواضع کا بو　　عمل کا تیری کهیت جب سبز هو
تواضع بغیر ایکدم کو نکهو　　یهی یاد رکه دل مین ای نیک خو

کسی را که عادت تواضع بود

ز جاه و جلالش تمتع بود

ملی تجھ سی جو اوس سے جھک کر تو مل | کھلا غنچۂ دل کو اور تو بھی کھل

تواضع کو کر ہر بڑی متصل | جو چاہے بلندی تو ای صاف دل

تواضع مدار از خلایق دریغ

کہ گردن نیازد بر کشیدہ تیغ

ملا جنکو ہی عقل میں امتیاز | وہی جھکتی ہیں سب سے با صد نیاز

ثمر سے ڈالی کو جھکنے میں ناز | ایسے باتیں سب یہ کھلتا ہے راز

تواضع کند ہوشمند گزین

نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین

نہیں بس رکھتا جو یہاں سیم و زر | اور اوسمیں تواضع کا کچھ ہے اثر

بلا اوسکو کہتی ہیں شام و سحر | بڑی خوبی اوسکی ہی اسمیں مگر

بسی را کہ گردن کشی در سر است

تواضع از و یافتن خوشتر است

تواضع جو کرتی ہین اسچا امیر	اونہین نیک کہتی ہین خورد و کبیر
وہ ہوتی ہین ہر جا بہت دلپذیر	جو دیکہا تو سچ ہی یہ بات ای نظیر

تواضع ز گردن فرازان نکوست
گدا گر تواضع کند خوی اوست

تکبر جو کرتا ہی یہان ہر گہڑی	وہ پہنچی ہے آخر کو شرمندگی
تکبر سے ہی ربط بدانشی	اگر ہی تو عاقل تو ہو اس سی بری

تکبر مکن زینہار ای پسر
کہ روزی زدستش در آئی بسر

تکبر جو کرتا ہے یہان اختیار	وہ رہتا ہی لوگون کی نظرون مین خوار
حذر اوس سے کرتی ہین اہل وقار	یہی یاد رکہہ دلمین ای ہوشیار

کسی را کہ خصلت تکبر بود
سرش پر غرور و تصور بود

تکبر سے ہوتا ہی جو آشنا	وہ بیگانہ عقل ہے دائما

تکبر سے کر خوف اے پارسا | تکبر کے زشتے کہون تا کجا

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

بہت کھینچتا ہے جو اپنی تئین | وہ گرتا ہے آخر بروئے زمین
جو نادان ہین واقف اوس سے نہین | ولیکن یقین ہے یہ اے ہمنشین

تکبر بود عادت جاہلان
تکبر نیاید ز صاحب دلان

جنہین عقل اور ہوش کا ہے خیال | وہ رکھتے ہین یہان عاجزی کی خصال
نہین چلتے ہرگز تکبر کی چال | یہان اس سخن کی یہی ہے مثال

تکبر بود مایۂ مدبری
تکبر بود اصل بدگوہری

تکبر کے زشتے ہی سب پر عیان | سنا تو نے کچھ کچھ تو اسکا بیان
سمجھ بوجھ مت کر تو اپنا زیان | نظیر اس تعجب مین ہین اے میان

چو دانی تکبر چرا تکبر چرا میکنی
خطا میکنی و خطا میکنی

جسے دولت علم کہتی ہین یہان — وہی دولت بی خطر ہی میان
نکر جہل سی پڑہ دل سی ای مہربان — کہ ہی علم ہے دولت جاودان

بنی آدم از علم یابد کمال
نہ از حشمت و جاہ و مال و منال

فضایل کی تجہکو اگر ہے ہوس — پڑہا کر تو اور علم سی کر نہ بس
اگر معرفت چاہی ای نکتہ رس — تو ہر حال مین ہر گہڑی ہر نفس

چو شمع از پی علم باید گداخت
کہ بی علم نتوان خدا را شناخت

تجہی علم تحصیل کرنا ہی یہان — تلاش اسکی ہے فرض تجہ پر میان
اسیکی تو خواہش مین رہ ہر زمان — یقین جان لی اسکو ای مہربان

طلب کردن علم شد بر تو فرض

فقیری جو کرتا ہی تو علم پڑھ	امیری جو کرتا ہی تو علم پڑھ
وزیری جو کرتا ہی تو علم پڑھ	دبیری جو کرتا ہی تو علم پڑھ

ترا علم در دین دنیا تمام
کہ کار تو از علم گیرد نظام

یہی علم ہی اوسکی توقیر ہی	بزرگی کی چہرہ پہ تنویر ہی
جو بی علم ہی اوسکی تحقیر ہی	نظر اب یہی نیک تدبیر ہی

میاموز جز علم گر عاقلی
کہ بی علم بودن بود غافلی

نہین علم ہی یہان جنہون نے پڑھا	اونہین لوگ کہتی ہین جاہل سدا
نہین بیٹھ تو پاس اوسکی ذرا	غرض اوسکی نزدیک ہرگز نجا

دلا گر خردمندی و ہوشیار
مکن صحبت جاہلان اختیار

جو ہی جاہل اوسکی نجا متصل	نہ اوسکی سخن سی تو جون غنچہ کھل
سدا دور رہ اوس سی ہرگز نہ مل	جو چاہی بزرگی تو ای مہردل

48

سرانجام جاہل جہنم بود
کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

ہمی عاقلوں سے جو صحبت ہے یہان — غنیمت سمجھ اون سے ملنا یہان
جو غصہ کرین اوسکو تو لطف جان — یہ قول بزرگان ہے ای مہربان

اگر خصم جان تو عاقل بود
بہ از دوستداری کہ جاہل بود

جنہونے جہالت کا شیوہ کیا — ہر ایک اون سے رہتا ہے دل مین خفا
کسینے نہین اونکو رتبہ دیا — سبھونے یہی اونکی حق مین کہا

سر جاہلان بر سر دار بہ
کہ جاہل بخواری گرفتار بہ

جو رکھتا ہے یہان حالت دلپذیر — وہ رہتا ہے خفت مین ہر دم اسیر
ذہین اوسکو کہتے ہین برنا و پیر — جو دیکھا تو سچ بات ہے ای نظیر

جو جاہل کسے در جہان خوار نیست
کہ نادان تر از جاہلے کار نیست

ہوا ہے جو عالم مین تو بادشاہ — دیا ہے تجھی ملک و تاج و لوا
سبب عدل ہے اس عنایات کا — سمجھ یہ سخن ای شہ مہ لقا

جو ایزد ترا این همه کام داد
چرا بر نیاری سرانجام داد

کریگا جو تو عدل کا کاروبار — بڑھیگا تیرا جاہ اور اقتدار
عدالت سے ہی رتبۂ شہریار — تو رکھ یاد یہ اے خرد کامگار

جو عدل ہست پیرایۂ خسروی
چرا عدل را دل نداری قوی

جو کرتے ہیں یہاں عدل کا انتظام — وہ رہتے ہیں عالم میں نیکنام
صفت اونکی ہوتی ہے ہر صبح و شام — سمجھ اسکو اے شاہ عالی مقام

چو نوشیروان عدل کرد اختیار
کنون نام نیکست ازو یادگار

رہیگی تیری عدل پر جو نگاہ — تو دولت رہیگی تیری دیرگاہ
اگر ہے تجھے مال و حشمت کی چاہ — تو اوسکو یقین جان اے بادشاہ

ترا مملکت پایداری کند
اگر معدلت دستیاری کند

جو عادل رہیگا تو شام و سحر — کہیں گی تجھے خسرو دادگر

رہیگی تیری مملکت خوب تر — یہ خوبی جو چاہے تو اے بہرہ ور

جہان را بانصاف آباد دار
دل اہل انصاف را شاد دار

کریگا جو تو معدلت روز شب — تو ہوگا تیرا سب مین عادل لقب
تیری نیک نامی کا ہی یہ سبب — سمجھ اسکو اے شاہ عالی نسب

ترا زین بہ آخر چہ حاصل شود
کہ نامت شہنشاہ عادل بود

بڑا نام ہی یہان عدل عز و وقار — جہان مین کرے ہی بجی نامدار
عدالت سے ہوتے ہین سب کاروبار — اسے گوش دل سے سن اے شہریار

جہان را بہ از عدل معمار نیست
کہ بالاتر از معدلت کار نیست

ہوئے ہے جسے معدلت دل پذیر — بڑا صاحب بخت ہی وہ امیر
بہت شاہ ہین اوس سے خورد و کبیر — جو کے غور دلمین تو سچ ہی نظیر

ز تاثیر عدلست آرام ملک
کہ از عدل حاصل شود کام ملک

سعادت سے ہوتے ہین جو بہرہ ور — تعدی وہ کرتے نہین اور بر

سعادت کا کب ہے ستم میں اثر | میاں اس سخن کو بدل غور کر

اگر خواہی از نیک بختی نشان
در ظلم بر بند بر اہل جہان

ہر ایک دل کو ہی خوف اوس سے بڑا | کہے پر نہ کر ظلم کو تو روا
ستم کا ہی پیشہ نہایت برا | ستمگر کو کسنے کہا ہی بھلا

مدہ رخصت ظلم در ہیچ حال
کہ خورشید ملکت نیابد زوال

گل حکم کے گر تو دیکھی بہار | تو کر ظلم کا دور خاطر سے خار
سمجھ لے یہی بات ای کامگار | نہ بیداد سی رکھ کسے پر یہ بار

خرابی ز بیداد بیند جہان
چو بستان خرم ز باد خزان

تیری گر ہوے سلطنت کا نشان | تو رکھ خلق و عالم میں امن و امان
ستم کر نہو بول کر ای میان | یہی تجھکو لازم ہی ای میری جان

رعایت دریغ از رعیت مدار
مراد دل داد خواہان بر آر

جو کرتا ہی یہاں ظلم کو اختیار | وہ ہوتا ہی دنیا میں جلدی خوار

برا اوسکو کہتی ہین لیل و نہار | سمجھ رکھ یہي بات اي تاجدار

ستم بر ضعیفان مسکین مکن
کہ ظالم بدوزخ رود بي سخن

ستم کي نہ چل ایکدم بھي تو راہ | ستانا دنونکا بڑا ہي گناہ
نکر ظلم سے خلق کو داد خواہ | کرم اي باہنر اس سخن پر نگاہ

ستم کش گر آہي بر آرد ز دل
زند سوز او شعلہ بر آب و گل

سکھاوے تجھي ظلم کا جو شعار | تیرا دشمن جان ھي وہ نابکار
اوٹھا آہ کا مت دلون سے شرار | اگر خیر چاہے تو اي کامگار

بآزار مظلوم مایل مباش
ز دود دل خلق غافل مباش

ستم کي روش جسنے دنیا مین لي | ہوئي اوسکو حاصل نہ کچہ بہتري
ملي عاقبت مین بہي شرمندگي | جو کچہ ہوش ہے تجہ مین تو اي قوي

مکن بر ضعیفان بیچارہ زور
ببیندش آخر زتنگي گور

جو کرتا ہین ظلم سے اجتناب | وہ ہوتا ہي آخر اسیرے عقاب

سمجھتا نہین ہے وہ خانہ خراب | ستانا دلونکا بڑا ہے عذاب

مکن مردم آزاری ای تندرای
کہ ناگہ رسد بر تو قہر خدای

ستمگر کے جو رکھتا ہی یارو بنا | جو رہتی ہین سب لوگ اوس سے خفا
نظیر اس سخن کو نہی تا کجا | یہ نکتہ ہے اہل سخن کا بجا

گسستی تیشہ ظلم زد در جہان
بر آورد از اہل عالم فغان

خدا کا بڑا جس پر احسان ہے | قناعت کے گھر کا وہ مہمان ہے
بڑی آبرو اوسکی اور شان ہے | خوشی خرمی اوسکو ہر آن ہے

دلا گر قناعت بدست آوری
در اقلیم راحت کنی سروری

قناعت سے ہوتا ہی جو شادمان | وہ رہتا ہی آرام سے ہر زمان
نہ خطرہ کوئی نہ مزاحم میان | تو دنیا کی دولت سے اے مہربان

غنی گر نباشی مکن اضطراب
کہ سلطان نخواہد خراج از خراب

90

قناعت سے ہوتا ہی جو بہرہ ور | نہین دیکھتا ہی کسیکا وہ ڈر
بصد عیش رہتا ہی وہ اپنے گھر | ذرا غور کر دلمین اے بے ہنر

قناعت تونگر کند مرد را
خبر ده حریص جهان گرد را

فقیری کہ رتبہ ہے کی جب نگاہ	تو اوسکا ہی کچہ اور ہے عز و جاہ
اگرچہ ہے سختی سے ہونا تباہ	ولی جان کر اوسکو لطف الٰہ

ندارد خردمند از فقر عار
کہ باشد نبی از فقر افتخا

قناعت کی دولت ہے یہان اسقدر	نہ پہنچی جسے دولت سیم و زر
ہر ایک وقت رہتی ہے حق پر نظر	جو دیکھا تو دنیا مین شام و سحر

غنی را زر و سیم آرایش است
ولیکن فقیر اندر آسایش است

قناعت ہی سرمایۂ افتخار	قناعت مین ہی خوبی او اعتبار
تجہی جسطرح رکہے پروردگار	اوسی مین تو راضی رہ ای دوستدار

قناعت بہر حال اولی تر است
قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

قناعت سے ہوتا ہی جو آشنا	وہی کام کرتا ہے یہان عقل کا
الم کو سمجہتا ہے عشرت فزا	جفائی فلک سے تو ای دل ربا

اگر تنگدستی ز سختی منال
کہ پیش خردمند ہیچ است مال

جو مر قناعت سے ہوگا میسر	اوسکے سے خاطر ہوگی پذیر
اوسی لوگ کہتی ہین روشن ضمیر	تجھی بہی ہے لازم یہان ای نظیر

ز نور قناعت برافروز جان
اگر داری از نیک بختی نشان

تجھی ہی می عشق سے جو نشا	ایسے سی نہین ہوش تیرا بجا
میان یہ تقاضا نہین عقل کا	سوا اس سخن کی کہون تجہ سے کیا

ایا مبتلا گشتہ در دام حرص
شدی مست لا عقل از جام حرص

جو ہی حرص سے جمع تونی کیا	فراہم کریگا گر اسکی سوا
یہ ہمراہ تیری نہین جائیگا	عبث اپنی دل کو نہ اس سے لگا

گرفتم کہ اموال قارون تراست
ہمہ دولت ربع مسکون تراست

یہ اسباب ہے جو تیری روبرو	کریگا اگر تو رکھے جسب جو
سمجہیو اپنا اسی تو کبھو	رہیگا بڑی ہو گئی یہ کفت کو

بخواری شد آخر گرفتار خاک
جو بیچارگان با دل دردناک

جو لیتا ہی کچھ زندگی کا مزا — تو خوش ہو اوسمین جو کچھ ملگیا
میان حرص کے راہ ہرگز نجا — سمجھ اس سخن کو تو دل مین ذرا

ہر آن کس کہ در بند حرص اوفتاد
دہد خرمن زندگانی بہ باد

نر کہ حرص کا بوجھ کاندھی پہ یار — نہین زر کی رہنی کا کچھ اعتبار
یہ کرتا نہین ایک جا کہ قرار — تو بس آتش غم مین ای دل فگار

چرا میگدازی ز سودائی زر
چرا میکشی بار محنت چو خر

نہین حرص کے کچھ بھلے رسم وراہ — تو اپنی تئین اسمین مت کر تباہ
دیکھا دیگی خفت تجھی حب جاہ — تو بیتاب ہو کر میان خواہ مخواہ

چرا میکشی محنت از بہر مال
کہ خواہد شدن ناگہان پایمال

اگرچہ روان زر سے ہین کاروبار — پر اتنی بہی مت حرص کر اختیار
کہ نی چین دلکو نہ جیکو قرار — کیون کیا تجھی تو تو ای جان نثار

چنان عاشق روی زر گشتہ
کہ شوریدہ احوال و سرگشتہ

نہو اسقدر حرص کا آشنا — تجھی حرص کرنی مین خوبی ہے کیا

نہین حاصل کچہ ندامت سوا | گنوں کیا تجہی تو ہی زر بر فنا

جہان دادہ نقش دل بردرم
کہ ہستی زند نقش ندیم ندم

تجہی حرص کرنی سی کچہ ہی ڈر | نہین نفع اسمین تجہی جز ضرر
تجہی ہی یہی دہیان شام سحر | گنوں کیا تجہی تو تو ای بی خبر

جہان گشتہ صید شہر شکار
کہ یادت نیاید روز شمار

اگر زندگی کا تو ہی قدردان | تو رہی کی ہو سمین نکو رائگان
بہلی اور بری مین تفاوت ہی یہان | تجہی ہی میسر تو ای مہربان

مکن عمر ضایع بہ تحصیل مال
کہ ہم زخ گوہر نباشد سفال

جسی دولت دین ہوئی دل پذیر | اوسیکو ہی وہان شادمانی کثیر
نہو فکر دنیا مین ہرگز اسیر | کہای بزرگون نی یون ای نظیر

مبادا دل آن فرومایہ شاد
کہ بہرہ دنیا دہد دل بباد

محبت مین ہین وہ جو اہل وفا | تو اونکا ہی الفت مین رتبہ بڑا
بہت معتمد ہین وفا آشنا | وثوق وفا مین کہون تا کجا

دلا در وفا باش ثابت قدم
کہ بی سکہ رایج نباشد درم

جو الفت کسی عزم وفامیں گئے	دل اپنی کو نقش وفامین دیئی
محبت کے توبی اگر می پیئے	تو کیجو نہ ترک وفا اس لیئے

بود بی وفائی سرشت زنان
میاموز کردار زشت زنان

جو چاہے کہ خوبان رہیں دوستدار	تو کر دل سے مہر و وفا اختیار
جو کچہ دوستی کی چمن کی بہار	تجہی دیکہنی ہے تو ای گلعذار

مکن بیوفائی چو دور سپہر
متاب از رخ دوستان روی مہر

جو ملتا رہیگا تو یاروں سے یہان	تو ہر خوش رہیگا دل دوستان
واگر اونسے ہوگا جدا ایک زمان	تو یہ بات دلمین سمجہ رکہ میان

جدائی ز احباب کردن خطاست
بریدن ز یاران خلاف وفاست

نہین جنکی دلمین وفا کا نشان	وہ شرمندہ یاروں سے رہتی ہین یہان
سبک ہین وہ اہل وفامین میان	جو چاہی بزرگی تو ای مہربان

مکردان ز کوی وفا روی دل

کہ در دوستی جانا نباشے خجل

جو ہین کی تیری یار اور غمگسار | تو آزردہ اونکو نکر زینہار
ستم گر نہین ہوتے الفت شعار | جو کی ہی محبت تو ای دوستدار

منہ پای بیرون ز کوی وفا
کہ از دوستان می نیرزد جفا

اگر دام الفت مین تو ہی اسیر | دگر دوستی ہی تو ہی دلپذیر
تو کر دلمین حسن وفا کو کثیر | اسی بات کو یاد رکہ ای نظیر

ز راہ وفا گر نہ پیچی عنان
شود دوست اندر دل دشمنان

جو رہتی ہین طاعت مین شام و سحر | او نہین کوئی عز و شرف بیشتر
کہاتی ہین عالم مین روشن گہر | یہ دولت وہ لین ہین جو ہین بخت ور

کرے گر کہ اقبال باشد غلام
بود میل خاطر بطاعت مدام

جو مشغول طاعت ہین لیل و نہار | بڑی اونکی عزت ہی اور افتخار
بزرگی مین نام اونکا ہی یادگار | یقین ہی یہی بات ای میرے یار

اگر بندی از بہر طاعت میان
کشاید در دولت جاودان

جو رکھتی ہین طاعت کا چہرہ پہ نور — خجل مہر ہوتا ہی اونکی حضور

جو چاہی کہ ہو تیرگی دل سے دور — تو اسکو سمجھ رکھ تو ای باشعور

ز طاعت بود روشنائی جان
که روشن ز خورشید باشد جہان

جو رکھتی ہین طاعت سے آرام جان — وہ عقبی مین ہوتے ہین نت شادمان

ملیگا جنان مین اونہین مکان — بچی ہے اگر ہر کس دوزخ تو یہان

بآب عبادت وضو تازه دار
که فردا ز آتش شوی رستگار

جنہین ہے شب و روز طاعت سے کام — مطیع اونکا رہتا ہی عالم تمام

بہلا اونکو کہتے ہین سب خاص و عام — یہ خوبی ملی ہی تو ہر صبح و شام

نشاید سر از بندگی تافتن
که دولت بطاعت توان یافتن

جو طاعت کو دل سے لگاتی ہین یہان — سعید اونکو کہتی ہین اہل جہان

اونہین مین تو روشن دلی کی ہی شان — ہم دیکہا تو عالم مین ای مہربان

سعادت ز طاعت میسر شود
دل از نور طاعت منور بود

جو کرتی ہین طاعت کو یہان اختیار — شب و روز رکھتی ہین طاعت سے کار

وہی ہین ہنرمند اور بخت یار — اسی پر نظر کر لی ای ہوشیار

96

جسے فسق کہتے ہین پرہیز ور | تو دامن کو اوس سے نہ آلودہ کر
تو جی اوس سے لازم ہے کرنا حذر | اسے کو یقین جان ای بہرہ ور

اگر دور باشی ز فسق و فجور
نباشی ز گلزار فردوس دور

جو سمجھے شریعت کی باتین بجا | کرے پیروی او[illegible] سدا
نظر اوسکو محشر مین خطرہ ہے کیا | سخن ہے [illegible]

کسی را کہ از شرع باشد شعار
نترسد ز آشوب روز شمار

جسے لوگ کہتے ہین عصیان میان | نہین کچھ بھلائی کا اوس سے نشان
ہزار اوس سے ہوگا سراپا زیان | جو کچھ فائدہ پر نظر ہے میان

دلا عزم عصیان مکن زینہار
کہ فردا نباشی ز حق شرمسار

جو ہوتی ہین دنیا مین عصیان شعار | وہی کھینچتے ہین ندامت کی بار
اگر ہے تو کچھ عاقل و ہوشیار | تو اسکو یقین جان ای غمگسار

ز عصیان کند ہوشمند احتراز
کہ از آب باشد شکر را گداز

کریگا گنہ جو میان روز و شب | تو ہوگا ترا سب مین عاصی لقب
چھپے گی ضیا عقل کی تیری سب | سمجھ ز کہ یہ دلمین ای غنچہ لب

کد

کند نکہت از نہ اجتناب
کہ پنہان شود نور مہر از سحاب

تجھی شکر ہی سے ہے افتخار — تجھی شکر ہی سے ہے اعتبار
کہ شکر آب ہے تو شجر میوہ دار — تامل کر اور غور اے ہوشیار

ز شکر جہان آفرین سر متاب
کہ در باغ دین شکر او ہست آب

جو کرتے ہیں یہاں شکر شام و سحر — فزون نعمت اونکی ہے اور سیم و زر
اگر دولت و بخت کا کچھ اثر — تو جی دیکھنا ہے تو اے بہرہ ور

زیادت کند شکر جاہ و جلال
زیادت کند شکر مال و منال

جو ہیں رتبہ شکر کی قدر دان — نہیں شکر سے چپ وہ رہتے میان
کیا کرتے ہیں دمبدم شکر یہان — تجھے بھی یہ لازم ہے اے مہربان

نفس جز بشکر خدا بر میار
کہ واجب بود شکر پروردگار

جو کچھ نعمتیں تجھکو بخشے ہیں یہان — وہ ہیں بیشمار اور تیری ایک زبان
کریگا تو کس کس کا شکر اے میان — جو شاکر ہے تو اسکو تحقیق جان

اگر شکر حق تا بروز شمار
گذاری نباشد یکی از ہزار

ندی شکر سی تو بہی لب کو قرار | زبان کو ہلا شکر مین بار بار

نظیر اس سخن کو نوکر اعتبار | اگرچہ نہ تجہسے ادائی ہوئے یار

ولی گفتن شکر اولی ترا است

کہ اسلام را شکر او زیور است

صبوری کی دولت بڑی ہی میان | جنہی سے وہ رکہتی ہین آرام جان

ہر ایک اس سے خوش دل ہین اور شادمان | صبوری کی کیا کیا کہون خوبیان

دلا گر صبوری کنی اختیار

بدست آوری دولت پایدار

صبوری مین ہیگا وہ کچہ اعتلا | کہ ہی صابرونکی دلون پر کہلا

نہین مجہ سے وصف اوسکا جاتا لکہا | غرض یہ سخن سن تو ای پارسا

صبوری بود کار پیغمبران

نہ پیچند ازین روی دین پروران

صبوری کی رہ مین تو رکہ کر قدم | نہ مقصد کے ملنے سے ہو پر الم

نہ آنی دی خاطر مین کچہ درد و غم | یقین کر اسی بات پر دم بدم

صبوری ترا کامگاری دہد

ز رنج دلا رستگاری دہد

صبوری جو کرتی ہین یہان صبح و شام | تو اونکی صبوری سے جاری ہین کام

ملے ہی اونہیں رتبہ و احترام | یقین کر یہ بات اے نیکنام

صبوری کشاید در کام جان
کہ جز صابری نیست مفتاح آن

صبوری کریگا جو دل سے بیان | تو ہوگی تیری آسانیں ہوئے عیان
نہ گھبرا کسے کام مین میری جان | یقین کر ایسے بات پر او میان

صبوری کہ کرتا ادین بود
کہ تعجیل کاری شیاطین بود

جو کچھ ہی تجہی مقصد و مدعا | دے جلدی نہین تجہسے ہووے روا
برآئی مین اوسکی میان غم نہ کہا | یقین اوسکو تو جان اے دل ربا

صبوری کلید در آرزوست
کشایندۂ کشور آرزوست

جو کچھ ہے نشا تیری جیمین بیان | یہی آج دل اوس سے ہی مہربان
جو چاہے ملے تجکو اوسکا نشان | اسے کو یقین دل مین کر او میان

صبوری برارد مراد دلت
کہ از فضل حق حل شود مشکلت

اگر ہے تو دام الم مین اسیر | و گر ہے تیری طبع کلفت پذیر
نہ لا رنج دلمین قلیل و کثیر | کہا ہے بزرگون نے یون اے نظیر

صبوری بہر حال اولی بود

که در ضمن آن چند معنی بود

مئی عشق هے وه نشاط التیام — که اوسکا نشا ہی جنهین صبح و شام
اونهین کو ہی دن رات عیش مدام — تو لس جلد لیکر صراحی و جام

بده ساقی آن آب آتش لباس
که مستی کند اہل دل التماس

جو اوس مے سے جاتے هے دل کی نگاه — تو سو جانے هوتی هے اوس منکی چاه
کری هی وه عاشق کو مست سیاه — بہار اوسکی کیا کیا کہون واه واه

می لعل در ساغر زر نگار
بود روح پرور چو لعل نگار

جهان شوق وهان مئی عشق کا — عجب اونکی دلکو هے ملتا مزا
چڑها هی جو اوس مے کا اونکو نشا — تو کیفیت اوسکی کہون اب مین کیا

خوشا لذت شوق ارباب عشق
خوشا لذت ذوق اصحاب عشق

جو عاشق ہین اونسے بہت کر حجاب — اونهین لطف سے اپنی کر کامیاب
دل اونکا جو کرتا ہی مست و خراب — تو لا ساقیا بهر کے جام شراب

شرابی چو لعل روان بخش یار
شراب مصفا چو روی نگار

جو ہی عاشقونکو غم جانگزا — تو جهی اوسکی لازم ہی کرنی دوا

جو چاہے خمار اونسے ہووے جدا ۔۔۔ تو جلدی سے اے ساقی دل ربا

بیار آن شراب جو آب حیات
کہ یابد ز بویش دل از غم نجات

وہ سرخی جو انکھوں میں ہی ہر رہے ۔۔۔ گویا مشعل عشق روشن ہوئے
کبھی سرخوشی اور کبھی بیلبے ۔۔۔ کون کیا میں اسکی سوا اسکے ہی

خوشا می بر ہستی ز صاحب دلان
خوشا ذوق مستی ز اہل دلان

کیا جسنے دل دوستی میں فدا ۔۔۔ محبت کی پیشہ میں دلکو دیا
اوسی چاہی دیکھنا یار کا ۔۔۔ صفت اوسکی یا کون اور کیا

خوشا دل کہ دارد تمنای دوست
خوشا دل کہ در بند سودای اوست

جو مشتاق نظارۂ یار ہے ۔۔۔ اوسکو محبت سزاوار ہے
صفت اے نظر اوسکی بسیار ۔۔۔ زبان پہ یہی میری بر بار ہے

خوشا دل کہ شیدست بر روی دوست
خوشا دل کہ منزلش کوی دوست

جو رکھتے ہیں یار سے میں کمال ۔۔۔ اونہیں لوگ کہتے فرخندہ فال
دل اونکا چمکتا ہی اختر مثال ۔۔۔ اونہیں نیک با تونکا کر خیال

دلا گر کنی راستی اختیار
شود دولت همدم و بخت یار

جو کہتی ہین یہان راستی کا اثر
بزرگی ہین ہوتے ہین وہ نامور
شرف اونکی ہوتے ہین مشہور تر
یہی حسن خوبی پہ کر کر نظر

نہ پیچد سر از راستی ہوشمند
کہ از راستی نام گردد بلند

جو ہین راستی سی یہان کامیاب
نہین اونکی دلکو ذرا پیچ و تاب
دن کی ہے بو اونکی مثل گلاب
جو پوچھی تو بس ای کیاست مآب

بہ از راستی در جہان کار نیست
کہ در گلبن راستی خار نیست

جو کہتی ہین یہان راستی کا شعار
اونہین کا ہی عالم مین عز و وقار
وہ ہوتے ہین مقبول پروردگار
سمجھ کر یہی بات ای غمگسار

دم از راستی گر زنی صبح وار
ز تاریکی جہل گیری کنار

جنہین راستی کی خوش آئی ہی طیب
وہ ہین گلشن صدق کی عندلیب
جو نا راستی کے ہوا عنقریب
سمجھ کر تو اس بات کو ای حبیب

کسی را کہ نا راستی گشت کار
کجا روز محشر بود رستگار

جو کہتی ہیں یہاں راستی پر نگاہ　　اونہیں کی بہت لوگ کرتی ہیں چاہ
بزرگی سی ہوتا ہی اونکا نباہ　　اگر تو بہی عاقل تو ای رشک ماہ

مزن دم بجز راستی زینہار
کہ دارد فضیلت بہی بیشمار

رہیگا تو نا راستی میں اسیر　　تو سبکی نگاہوں میں ہوگا حقیر
نہ ہیجو تو نا راستی دل پذیر　　اسیکو یقین دل میں کر ای نظیر

زنا راستی نیست کاری بتر
کز و نام نیکو شود بی وقر

جسے جہوٹہ کہتی ہیں اہل جہان　　وہ سینہ کی ہی تیرگی کا نشان
خرد کی ضیا کوی کرتا نہان　　جو کچہہ فہم ہے تو یقین کر میان

کسیکہ گردد زبان دروغ
چراغ دلش را نماند فروغ

کریگا جو تو جہوٹہ کو اختیار　　یقین کر اسی نل میں ای ہوشیار
طبیعت رہیگی الم سی فگار　　تو ہوگا خجل اسمیں لیل و نہار

ترا شرمساری نماید دروغ
بکاذب در غم کشاید دروغ

اگر جہوٹہ بولیگا تو ہر زمان　　تو ہوگا خجل سب میں تو ای میاں

در و شعهائے فروزندہ ہین

تماشا جہان گر تو پھرا اور میں ۔ ہر ایک وضع او ہر ایک طور مین
جو دیکھا تو تھا ایسی غور مین ۔ نہ کیا کیا ہین نقشہ عیان دور مین

یکی پاسبان و یکی بادشاہ
یکی داد خواہ و یکی تاج خواہ

کہین عز تو کی ہین تیاریاں ۔ نشاط و طرب کی ہوا داریان
کہین رنج و غم کے گرفتاریان ۔ غرض ہین عجب کچھ نموداریان

یکی شادمان و یکی دردمند
یکی کامران و یکی مستمند

کہین بے کسے اور کہین دستگاہ ۔ کہین بے وقارے کہین عز و جاہ
پڑی کیون نہ حسرت مین جا کر نگاہ ۔ غرض کچھ عجب ہین نموداریان

یکی شادمان و یکی دردمند
یکی کامران و یکی مستمند

کہین بے کسے اور کہین دستگاہ ۔ کہین بے وقارے کہین عز و جاہ
پڑی کیون نہ حسرت مین جا کر نگاہ ۔ غرض کچھ عجب ہی یکی ہی رسم و راہ

یکی بر حصیر و یکی بر سریر

یکی در پلاس و یکی در حریر

کہین سختیٔ و رنج سی وائی ھی | الم پر الم دوڑتا آئی ھے
کہین عشرت و عیش برپائی ھے | غرض کچھ تماشی کی یہ جائی ہی

یکی رعناؤ یکی راغنا
یکی رابقاؤ یکی رافنا

کہین بی زری اور کہین گنج و زر | کہین خاموشی اور کہین شور و شر
کہین دل خفا اور کہین شاد تر | غرض کچھ یہ دیکھا یہان کا اثر

یکی بینواؤ یکی مال دار
یکی نامرادو یکی کامگار

کہین صبح عشرت کہین شام غم | کہین خورمی اور کہین ھے الم
کہین مہربانی کہین ھی ستم | غرض یہ جہانمان ہین جرچی بہم

یکی در تنعم یکی در عذاب
یکی در مشقت یکی کامیاب

کہین شادمانی کہین غم کشی | کہین کینگی اور کہین نازکی
کہین دل کی قوت کہین سست جی | غرض کچھ عجب طرز ھی یہان کی بہی

یکی تندرست و یکی ناتوان
یکی سال خورد و یکی نوجوان

کہین نرم وضعی کی چلتی ہین راہ　　کہین سخت گوئی کی تیزی ہی چاہ
کہین لطف ہے اور کہین ظلم و آہ　　غرض کچھ عجب سی ہی بزم گاہ

یکی نیک خلق و یکی تند خو
یکی بردبار و یکی جنگ جو

کہین راجپی اور کہین کم رہے　　کہین راستی اور کہین کجروی
کہین پارسائی کہین مے کشی　　غرض کچھ عجب دھوم ہی مچ رہی

یکی در صواب و یکی در خطا
یکی در دعا و یکی در دغا

کہین ہے نشاط و طرب ہر زمان　　بہار چمن چہچہے بلبلان
کہین کلفت دل ہی رخ پر عیان　　غرض کچھ عجب بات ہی او میان

یکی در گلستان راحت مقیم
یکی با غم و رنج و محنت ندیم

کہین بادہ عیش ہے دور زن　　پری زاد بیٹھی ہین نازک بدن
کہین رنج و غم سے لگی ہین لگن　　غرض کچھ عجب ڈھب کی ہی انجمن

یکی را فروزندہ شمع طرب

یکی از غم روز مہوش چو شب

کہین شادمی کہ ہین کاروبار ‏ عیان سیم و زرکے ہین نقش و نگار
کہین درد و غم سے ہے خاطر فگار ‏ غرض اور کچھ طور ہین آشکار

یکی ابروان رفت زاندازہ مال
یکی باغم نان خرچی عیال

کہین ہین تر و تازگی کی نشان ‏ خوشی خورمی قہقہی خوبیان
کہین رنج و افسردگی ہی عیان ‏ غرض کچھ روش ہے عجب سیان میان

یکی چون گل از خورمی خندہ زن
یکی را دل آزردہ خاطر حزن

کہین عز و اجلال ہے بی شمار ‏ نمایان ہی باغ چمن کے بہار
کہین قید غم سے ہے دل داغدار ‏ غرض کچھ عجب رنگ ہے آشکار

یکی در جہان جلالت امیر
یکی در کمند حوادس اسیر

کہین بادشاہی کا اقبال ہے ‏ ریاضت عبادت سی خوش حال ہے
کہین طبع عصیان کی دنبال ہے ‏ غرض کچھ عجب سیان کا احوال ہے

یکی بستہ از بہر طاعت کمر
یکی در گنہ بردہ عمری بسر

کہین زور قوت مین ہین استوار — جہاد اونسے ہوتے ہین نت شکار
کہین چین سے جیتی پہرتی ہین زار — غرض کچہ عجب ہیانکی ہین کاروبار

یکی غاریو چابک و پہلوان
یکی بزدل و سست ترسندہ جان

کہین دین ایمان سے ہین نیک نام — حسابو نمین لکتی ہین دیار روم
کہین ہین گرفتار کفر و ظلام — غرض کچہ عجب ہیانکی ہٹرین ہین کام

یکی کاتب و اہل دانش ذخیر
یکی درد باطن کہ نامش دبیر

زمانہ مین ہین یہ بی نیرنگیان — کہین کچہ ہے ظاہر کہین کچہ نہان
اونہین دیکہ کر ہو نہ غافل میان — جو بہولا تو بہولا مگر مہربان

ازین بس مکن تکیہ بر روزگار
کہ ناگہ زجانت برآرد دمار

جو نعمت تیری پاس ہے بی شمار — تو اوسکا بہروسا نکر زینہار
نہین اوسکی رہنی کا کچہ اعتبار — اگر ہے تو عاقل تو ای ہوشیار

مکن شادمانی بجاہ و حشم
کہ ناگہ شود بسر کالعدم

اگر ہے جہاں میں تو دارا نشان — سپہ بیحد ہے تیری ہم عنان
نہو تو بہی نادان تو اوس پہ نازان — اگر ہی تو دانشور و کامران

مکن تکیہ بر لشکر بیعدد
کہ شاید ز نصرت نیاید مدد

اگرچہ ترا ملک ہے بیشتر — تو ہرگز بروسا تو اوسکا نکر
یہ ہوتا ہی دم میں ادہر سے ادہر — اگر ہے تو دانشور و ہوش کر

مکن تکیہ بر ملک فرمان دہی
کہ ناگہ چو فرمان رسد جاں دہی

اگر تجکو شوکت سے ہی احترام — تو مغرور اوس پر نہو صبح و شام
جو کچہ عقل سے تجکو ہتا ہی کام — تو زنہار ای صاحب احتشام

مکن شادمانی بجاہ و جلال
کہ بی خوف نقصان نباشد

جہان میں اگر تو ہی کشورستان — سب اسباب دولت کے ہیں تیرے یاں
نہو اسپہ مغرور ہرگز میان — اگر ہے تو دانشور و اہل شان

مکن تکیہ بر ملک و تاج و لوا
کہ ناگہ در آید ہمہ در فنا

جو آگے تھے یہاں صاحب زیب و فر | کہاں ہیں وہ اب دیکھ ٹک غور کر
نہیں استقامت کا اس جا اثر | تھے اگلے زمانہ میں بھی جلوہ گر

بسا بادشاہان سلطان شان
بسا پہلوانان کشورستان

جہانکا یہی ہے چلن او میاں | کہ رہتا نہیں یاں کوئی جاودان
ہوویگی بہاونکی آخر خزان | سوا اسکی تھی باغ اور بوستان

بسا ماہ رویان شمشاد قد
بسا نازنینان خورشید خد

عجب زیب و زینت سے تھی ہمقرین | کہاتی تھی محبوب اور نازنین
کوئی مہروش اور کوئی مہ جبین | غرض پہلی بی تھی بروئے زمین

بسا نو عروسان آراستہ
بسا خوب رویان نو خاستہ

جو اب ہینگی غنچہ لب اور گل رخان | اسے طور اگلی بی تھی دل ستان
یہی دل فریبی یہی شوخیان | بصد ناز و انداز رہتی تھی یہان

بسا نامدار و بسا مکار
بسا سرو قد و بسا گلعذار

وہ ایسا ہی کہتی تھی حسن و جمال کہ تھی گلشن ناز کی نونہال
سجانے سجے دلربائی کے جال کہوں کیا ہوا اونکا آخر یہ حال

کہ کردند پیراہن عمر چاک
کشیدند سر در گریبان خاک

غرض ہو گئی ہیں وہ زیبا صنم کہ تھی دام دل جنکے زلفونکی خم
عجب چلبلاہٹ تھی اور طرز بزم کروں کیا بیان اب مین با چشم نم

همه خرمن عمر شان شد بباد
که هرگز کسے زان نشانی نداد

جہاں میں عیاں ہیں یہی کاروبار تو غفلت مین رہکر نہو شرمسار
زمانہ کا ہرگز نکر اعتبار جو کچہ عقل ہے تجہمیں تو زینہار

منہ دل برین منزل جانستان
کہ در وی نزیبد دلی شادمان

جو دل کو لگاویگا غفلت سے یہاں رہیگا تو غم بیچ با صد فغان
اگرچہ دل آویز ہے یہ مکان رہیگا نہیں یہاں تو ہرگز میان

منہ دل برین کاخ خرم ہوا
کہ می بارد از آسمانش بلا

رہیگا جو غفلت مین یہان مبتلا
ندامت ہی ہہنچیگا اسکی سوا

وہ پاویگا ہر لحظہ رنج و عنا
اگر ہی تو دانشور ای دل ربا

منہ دل برین کہنہ دیر خراب
کہ خالی نباشد ز رنج و عذاب

اگر ہوگے غفلت تو جہی دل پذیر
لگین گے طبیعت مین کلفت کے تیر

تو ہوگا کمند الم مین اسیر
جو آرام چاہے تو ہرگز نظیر

منہ دل برین دیر ناپائدار
ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار

103 Sh...

خلیفہ کی دعا دل سے یہی ہی
ہمیشہ تجہکو ب ممتاز رکہے

602

تمام ہوئے کتاب کریما تصنیف مولوی سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ معہ
تضمین نظیر عفی اللہ عنہ حسب الحکم ڈہوڈے نواب
غلام علی رئیس کنجپورہ تحریر ۱۲